Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 13

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

18 ربیع الاوّل 1429 ہجری 27 امان 1387 ہش 27 مارچ 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازئ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَ یُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوااللّٰہَ وَاَطِیْعُواالرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۔ (النساء آیت ٦٠)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں (اولوا الامر سے) اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو اگر (فی الحقیقت) تم اللہ پر اور یوم آخر پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر (طریق) ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو۔ خواہ تم پر ایسا حبشی غلام (حاکم بنا دیا جائے) جس کا سر منقہ کی طرح (چھوٹا) ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام ما لم تکن معصیۃ)

☆......حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔ (صحیح مسلم کتاب باب وجوب ملازمۃ جماعت المسلمین)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’اللہ اور اس کے رسول اور ملوک کی اطاعت اختیار کرو۔ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آجاتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر کیسا فضل تھا اور وہ کس قدر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں فنا شدہ قوم تھی۔ یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے۔ اور اگر اختلاف رائے اور پھوٹ رہے تو پھر سمجھ لو کہ یہ ادبار اور تنزل کے نشانات ہیں۔ مسلمانوں کے ضعف اور تنزل کے منجملہ دیگر اسباب کے باہم اختلاف اور اندرونی تنازعات بھی ہیں۔ پس اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سرّ ہے۔ اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔ پیغمبر خدا ﷺ کے زمانہ میں صحابہ بڑے بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے انکی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصول سیاست سے بھی خوب واقف تھے کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارگراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی مگر رسول کریم ﷺ کے حضور انکا یہ حال تھا کہ جہاں آپ نے فرمایا اپنی تمام راؤں اور دانشوں کو اس کے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ ان کی اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضو کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے۔ اور آپ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے اگر ان میں یہ اطاعت کی تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی اصلی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتب عالیہ کو نہ پاتے میرے نزدیک شیعہ سنیوں کے جھگڑوں کو چکا دینے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ صحابہ کرام میں باہم پھوٹ، ہاں باہم کسی قسم کی پھوٹ اور عداوت نہ تھی۔ کیونکہ ان کی ترقیاں اور کامیابیاں اس امر پر دلالت کر رہی ہیں کہ وہ باہم ایک تھے اور کچھ بھی کسی سے عداوت نہ تھی۔ ناسمجھ مخالفوں نے کہا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ مگر میں کہتا ہوں یہ صحیح نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں یہ اس اطاعت اور اتحاد کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ آپؐ پیغمبر خدا ﷺ کی شکل وصورت جس پر خدا پر بھروسہ کرنے کا نور چڑھا ہوا تھا اور جو جلالی اور جمالی رنگوں کو لئے ہوئے تھی اسمیں بھی ایک کشش اور قوت تھی کہ وہ بے اختیار دلوں کو کھینچ لیتے تھے۔ اور پھر آپ کی جماعت نے

باقی اقتباس صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ / دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱۷ ویں جلسہ سالانہ قادیان (خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی) کے انعقاد کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ اور ۲۹ / دسمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس تاریخی اور مبارک جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کر دیں اور اس جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کے لئے دُعائیں بھی کرتے رہیں۔

مجلس مشاورت: جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ۲۰ ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے اگلے روز مورخہ ۳۰ / دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

دارالعلوم دیو بند کا دہشت گردی مخالف فتویٰ حقیقت کے آئینہ میں

...............................(قسط اوّل)...............................

۲۵/فروری کو دیو بند میں ''دہشت گردی مخالف'' کانفرنس منعقد ہوئی ملک میں اس پر مخالف وموافق رنگ میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ یہاں تک بھی کہا گیا کہ یہ ایک اچھا قدم ہے کہ دیو بندی مسلک کی جانب سے بھی دہشت گردی اور ٹیرورزم کی مذمّت کی گئی ہے۔ کانفرنس میں دیو بندی علماء نے تقاریر کرتے ہوئے کہا کہ:

''اسلام نے تو انسانی برادری کو زبردست اہمیت دیتے ہوئے ایک شخص کے قتل کو پوری دنیا کا قتل قرار دیا جائے۔

.....مولانا مدنی نے اسلام، مسلمان اور جہاد کے نام پر دہشت گردی میں ملوث افراد اور تنظیموں کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ مہم اسلام کے خلاف سنگین سازش ہے انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستانی مسلمان اور انسانیت کے وسیع تر مفاد میں علماء نے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف جنگ کرنے کا فیصلہ کیا ہے''۔

ایک دیو بندی عالم نے کہا:-''مسلمان اور مدارس دہشت گردی کے خلاف ہیں مولانا مرغوب الرحمان نے کہا کہ اب تو صورت حال اس قدر سنگین ہوگئی ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں تمام دہشت گردوں کا تعلق مدارس اسلامیہ سے جوڑ رہی ہیں۔'' (روزنامہ انقلاب ممبئی ۲۶/فروری ۲۰۰۸ء)

یہ ایک حقیقت ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے بین الاقوامی طور پر دہشت گردی کی جو وارداتیں ہورہی ہیں اور جن سے پاکستان وافغانستان سمیت دنیا بھر کے کئی مسلم ممالک نبرد آزما ہیں۔ دراصل ان میں غیروں کا تو اتنا نقصان نہیں ہوا جتنا مسلمانوں کا ہوا ہے۔ مسلمان ہی زیادہ تر اس دہشت گردی کا شکار ہیں پاکستان میں بم دھماکوں اور قتل وغارت کا شکار بھی مسلمان ہیں اور جو یہ دھماکے کررہے ہیں وہ بھی مسلمان ہیں اور وہ خود کو ''مجاہد'' کہتے ہیں۔ ایسے نوجوان جو ان دھماکوں اور دہشت گردی کے واقعات میں ملوّث پائے گئے ہیں انہوں نے میڈیا کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ اس ''جہاد'' کے ذریعہ وہ اسلام کی خدمت کررہے ہیں اور ان میں سے کئی پاکستانی مدرسوں سے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء ہی ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ پاکستان کی لال مسجد کے طلباء اور جامعہ حفصہ کی طالبات یہ سب دیو بندی مسلک سے تعلق رکھنے والوں کے ہیں کراچی کا بنوریمدرسہ اور پشاور کا حقانیہ مدرسہ یہ سب دیو بندی درسگاہ ہیں۔ افغانستان میں برسرپیکار طالبان کبھی پاکستان کے دیو بندی مدرسوں کے ہی طلباء تھے۔ جن پر جمیعۃ العلماء پاکستان کے صدر فضل الرحمان فخر کیا کرتے تھے۔ یہی وہ مدرسے ہیں جہاں نہ صرف خود ساختہ جہاد کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ انہیں ٹریننگ دے کر پاکستان میں سپاہ صحابہ، سپاہ محمد بنایا گیا، جیشِ محمد بنایا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ مجبور ہو کر پاکستان کی موجودہ حکومت نے پاکستانی مدرسوں اور دیگر تعلیمی اداروں سے جہاد کے متعلق اسباق کو حذف کرنے کا فیصلہ کیا۔

بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان اور اس تمام ریجن میں ضیاء الحق اور اس کے حلیف علماء کے ذریعہ جاری کئے جانے والے جہاد کی ضربوں کو غیر مسلموں کی نسبت مسلمان زیادہ جھیل رہے ہیں۔ اکثر جگہوں پر مسلمان ہی ''مجاہد'' ہیں اور مسلمان ہی ''شہداء'' ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ وقتاً فوقتاً دیو بندی مسلک کی طرف سے کبھی شیعوں کے خلاف زہر آلود لٹریچر شائع ہوئے تو کہیں احمدیوں کے خلاف اور کہیں بریلویوں کے خلاف چنانچہ اس زہر آلود اور خوفناک ماحول کو بنانے میں پاکستان کے دیو بندی مکتبہ فکر کی طرف سے شائع کی جانے والی کتب نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایسی کتب میں مولانا منظور نعمانی دیو بندی کی کتاب ''ایرانی انقلاب امام خمینی اور شیعیت'' جو ۱۹۸۴ء میں لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ شیعہ محقق ڈاکٹر عسکری کے مطابق اس کتاب کے نتیجہ میں ایرانی سفیر کا پاکستان میں قتل ہوا تھا اور ملتان کے ایرانی سفارتخانہ کو نقصان پہنچایا گیا تھا اس کتاب کا مقدمہ ابوالحسن علی ندوی نے لکھا تھا۔ اسی طرح ایک کتاب ''دو بھائی۔ ابوالاعلیٰ مودودی اور خمینی'' شائع ہوئی پھر محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب ''شیعہ سنّی اختلافات اور صراط مستقیم'' پہلے پاکستان سے پھر دیو بندی مکتبہ علمیہ سہارنپور سے شائع ہوئی۔ ان کتب کی طباعت کے بعد سے ہی پاکستان میں نہ ختم ہونے والے خونریز شیعہ سنّی فسادات شروع ہوئے۔ جی ہاں ایسے فسادات جو گلیوں سے شروع ہو کر مساجد تک پہنچ گئے جن کے نتیجہ میں پاکستان کی مساجد لہولہان ہوتی رہتی ہیں۔ اب دیو بندی خود ہی بتائیں کہ کیا یہ فرقہ وارانہ منافرت اور دہشت گردی بھڑکانے والی کتب ان کے مدرسوں کے زیر انتظام نہیں چھپی تھیں؟

جہاں تک ہندوستان کے دارالعلوم دیو بند کا تعلق ہے تو یہاں کے دیو بندی تو پاکستان کی طرح یہاں خون کی ندیاں نہیں بہا سکتے لیکن انتہا پسندی اور مذہبی منافرت کو فروغ دینے کے لئے جس قدر زور لگا سکتے ہیں ضرور لگاتے ہیں چنانچہ گزشتہ دو تین دہائیوں کی تاریخ شاہد ہے کہ فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی جو بھی لٹریچر پاکستان سے شائع ہوا۔ اس کو من وعن دارالعلوم دیو بند سے بھی شائع کیا گیا چنانچہ شیعہ سنی منافرت والی کتب اسی طرح احمدیوں کے خلاف زہر آلود لٹریچر پہلے پاکستان میں شائع ہوا پھر وہی لٹریچر دارالعلوم دیو بند سے بھی شائع ہوا۔ ہم ذیل میں اس لٹریچر کے کچھ حصّے اس مضمون میں شائع کر کے انصاف پسند قارئین سے پوچھتے ہیں کہ ایسے لٹریچر کے ہوتے ہوئے دارالعلوم دیو بند کے اکابرین کو دہشت گردی مخالف یا Anti Terrorism کانفرنسیں کرنے کا بھلا کیا حق ہے؟ چند سال قبل دارالعلوم دیو بند کی طرف سے پاکستانی عالم محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب ''قادیانی مسائل'' شائع ہوئی اس کتاب میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی لکھتے ہیں:

''ہماری بدنصیبی کہ قادیانی زندیق گستاخ رسول باغی ختم نبوّت مجرمان تحریف قرآن وحدیث غداران ملت و دین آلہ کاران یہود ونصاریٰ ہونے کے باوجود خدا کی دھرتی پر بڑی عیش وعشرت اور کروفر کے ساتھ زندہ ہیں۔''

پھر لکھا:-''افسوس صد افسوس وہ طائفہ مرتدین جسے تہ تیغ ہونا تھا وہ گروہ زندیقین جسے تختہ دار پر جھولنا تھا سارقان ختم نبوّت کہ وہ جماعت جسے خاک وخون میں تڑپنا تھا اور جس کا بند بند کاٹا جانا تھا آج ہمارے معاشرے کا رواں دواں حصہ ہے۔'' (قادیانی مسائل شائع کردہ دارالعلوم دیو بند صفحہ ۲)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر کافر، مرتد اور زندیق کا فرق بتاتے ہوئے لکھا ہے:

''سوال: (۱) کافر اور مرتد میں کیا فرق ہے؟

(۲) جو لوگ کسی جھوٹے مدعی نبوت کو مانتے ہوں وہ کافر کہلائیں گے یا مرتد؟

(۳) اسلام میں مرتد کی کیا سزا ہے اور کافر کی کیا سزا ہے؟

جواب: (۱) جو لوگ اسلام کو مانتے ہی نہیں وہ تو کافر اصلی کہلاتے ہیں، جو لوگ دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد اس سے برگشتہ ہو جائیں وہ ''مرتد'' کہلاتے ہیں اور جو لوگ دعویٰ اسلام کا کریں لیکن عقائد کفریہ رکھتے ہوں اور قرآن وحدیث کے نصوص میں تحریف کر کے انہیں اپنے عقائد کفریہ پر فٹ کرنے کی کوشش کریں انہیں ''زندیق'' کہا جاتا ہے اور جیسا کہ آگے معلوم ہوگا ان کا حکم بھی ''مرتدین'' کا ہے بلکہ ان سے بھی سخت۔

(۲) ختم نبوت اسلام کا قطعی اور اٹل عقیدہ ہے اس لئے جو لوگ دعویٰ اسلام کے باوجود کسی جھوٹے مدعی نبوت کو مانتے ہیں اور قرآن وسنّت کے نصوص کو اس جھوٹے مدعی پر چسپاں کرتے ہیں وہ مرتد اور زندیق ہیں۔

(۳) مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اس کے شبہات دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اگر ان تین دنوں میں وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے پکا سچا مسلمان بن کر رہنے کا عہد کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور اسے رہا کر دیا جائے لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسلام سے بغاوت کے جرم میں اسے قتل کر دیا جائے۔ جمہور ائمہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے البتہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مرتد عورت اگر توبہ نہ کرے تو اسے سزائے موت کے بجائے حبس دوام کی سزا دی جائے۔

زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہے لیکن اگر وہ توبہ کرے تو اس کی جان بخشی کی جائے گی یا نہیں؟ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر وہ توبہ کرلے تو قتل نہیں کیا جائے گا۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ اس کی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں، وہ بہر حال واجب القتل ہے۔ امام احمدؒ سے دونوں روایتیں منقول ہیں ایک یہ کہ اگر وہ توبہ کرلے تو قتل نہیں کیا جائے گا اور دوسری روایت یہ ہے کہ زندیق کی سزا بہر صورت قتل ہے خواہ توبہ کا اظہار بھی کرے حنیفہ کا مختار مذہب یہ ہے کہ اگر وہ گرفتاری سے پہلے از خود توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور سزائے قتل معاف ہو جائے گی لیکن گرفتاری کے بعد اس کی توبہ کا اعتبار نہیں۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ زندیق مرتد سے بدتر ہے کیونکہ مرتد کی توبہ بالاتفاق قبول ہے لیکن زندیق کی توبہ کے قبول ہونے پر اختلاف ہے، بہر حال اگر وہ اپنے مذہب باطل سے تائب ہو جائے تو اس کی توبہ عنداللہ مقبول ہے۔ (قادیانی مسائل مصنفہ ''حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی'' شائع کردہ کل ھند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیو بند صفحہ ۱۲-۱۳)

اسی طرح لکھا ہے:

سوال: کیا قادیانیوں یا کسی غیر مسلم سے دوستی رکھنا جائز ہے؟

جواب: حرام ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۷)

پھر لکھا کہ: ''منکرین ختم نبوّت واجب القتل ہیں۔'' (ایضاً صفحہ ۲۶)

پھر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی ایک نہایت اشتعال انگیز کتاب ''قادیانی مردہ'' کے نام سے شائع ہوئی جسے بعد میں دارالعلوم دیو بند سے شائع کیا گیا اس میں لدھیانوی لکھتا ہے:-

''قادیانی چونکہ زندیق اور مرتد ہیں اس لئے اگر کسی کا عزیز قادیانی مرتد ہو جائے تو نہ اُسے غسل دے نہ کفن دے نہ اُسے مرزائیوں کے سپرد کرے بلکہ گڑھا کھود کر اُسے کتّے کی طرح اس میں ڈال دے۔'' (قادیانی مردہ صفحہ ۶)

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس طرح دیو بندیوں نے احمدیوں اور دیگر مسلمان فرقوں کے متعلق کفر وارتداد کے فتوے دے کر ان کو واجب القتل قرار دیا ہے بالکل اس طرح دوسرے فرقے بھی جن میں بالخصوص بریلوی فرقہ شامل ہے دیو بندی کو نہ صرف کافر کہتا ہے بلکہ ان کے نزدیک دیو بندیوں کا کفر احمدیوں سے اشد تر ہے، اور یہ سخت قسم کے مرتد ہیں اور جو فتویٰ مرتد پر لاگو ہوتا ہے یہی فتویٰ قتل دیو بندیوں پر بھی لاگو ہوتا ہے چنانچہ انہی مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو ایسے ہی فتویٰ کی روشنی میں کسی مجاہد نے بھرے بازار میں گولیوں سے بھون دیا تھا اب خدا جانے یوسف لدھیانوی صاحب ''شہید'' ہوئے یا وہ گولیاں داغنے والا ''مجاہد'' کہلایا۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

ایک انسان کی زندگی کا اصل مقصود نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ اور احکامات کی حکمتیں نہیں ہیں بلکہ اصل مقصود تزکیہ نفس ہے اور ہونا چاہئے۔

ایک عظیم رسول کی بعثت کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور اس کی قبولیت کے اعلان کے الفاظ میں فرق کی حکمت کا پُر معارف بیان۔

ہم احمدی کہلانے والوں کی اب دوہری ذمہ واری ہے کہ ایک تو اپنے پاک ہونے اور اس کتاب پر عمل کرنے کی طرف مستقل توجہ دیں۔ دوسرے اس پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کے لئے ایک خاص جوش دکھائیں تا کہ کسی کے پاس یہ عذر نہ رہے کہ ہم تک تو یہ پیغام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آج سوائے احمدی کے کوئی نہیں جس کے سپرد امت مسلمہ کے سنبھالنے کا کام کیا گیا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ یکم فروری 2008ء بمطابق یکم تبلیغ 1387 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرة:130)

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ(البقرة:152)

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے جس کا مضمون گزشتہ چند خطبوں سے چل رہا ہے اور دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے کہ ہم نے تم میں وہ رسول بھیج دیا جو اس دعا کی قبولیت کا نشان ہے کہ وہ رسول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے مبعوث ہوا جس نے دنیا میں ایک عظیم انقلاب پیدا کرنا تھا اور کیا۔ اس دعا میں مانگی گئی چاروں باتوں کا میں گزشتہ خطبوں میں کچھ حد تک بیان کر چکا ہوں۔ یہ مضمون شروع کرتے وقت میں نے چند جمعے پہلے یہ دونوں آیات پڑھی تھیں اور مختصراً ذکر کیا تھا کہ اس دعا کے مانگنے کے الفاظ میں اور خدا تعالیٰ کے قبولیت کے اعلان کے الفاظ میں ترتیب کا کچھ فرق ہے۔ اس میں ایک حکمت ہے اور حکیم خدا کا کوئی کام بھی بغیر حکمت کے نہیں ہوتا، یونہی نہیں کہ الفاظ آگے پیچھے ہو گئے اور بلا وجہ ہو گئے۔ ان الفاظ کا یعنی اس عظیم رسول کی ان چار خصوصیات کا جو اس اعلیٰ معیار کی تھیں کہ جن کا کوئی مقابلہ نہیں۔ اور جو صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کی ذات کا ہی خاصہ تھیں۔ (جیسا کہ میں نے اس مضمون کی ابتدا میں کہا تھا کہ اس فرق کو بھی میں بعد میں کچھ بیان کروں گا کہ کیوں یہ فرق ہے؟ تو اس وقت میں وہی کچھ بیان کرنے لگا ہوں۔)

قرآن کریم میں دو اور جگہ (دوسری جگہ پر) بھی یہ بیان ہوا ہے، ایک سورۃ آل عمران میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾۔ (سورۃ ال عمران آیت نمبر 165) یعنی اللہ نے مومنوں پر احسان کیا جب اس نے ان کے اندر انہیں میں سے ایک رسول مبعوث کیا۔ وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔ اور انہیں پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

دوسری جگہ سورۃ جمعہ میں ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ (الجمعة: 3) وہی ہے جس نے اُمی لوگوں میں انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

تو یہ دونوں جگہ بلکہ تینوں جگہ جیسا کہ میں نے کہا جہاں قبولیت کا اعلان ہو رہا ہے ترتیب ان آیات میں ایک طرح ہے اور دعا کی ترتیب سے فرق ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا میں تزکیہ کو آخر میں رکھا تھا اور جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وہ دعا قبول ہوگئی اور وہ رسول جس کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی تھی یہ یہ کام کرتا ہے تو اس میں تزکیہ کو آیات کی تلاوت کے بعد رکھا ہے۔ اس فرق پر چند مفسرین نے روشنی ڈالی ہے لیکن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا جو مفسرین پہلے گزرے ہیں، انہوں نے زیادہ تفصیل بیان نہیں کی۔ مثلاً علامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ تزکیہ کو تلاوت آیات اور تعلیم کتاب وحکمت کے درمیان اس لئے رکھا ہے تا کہ بتایا جائے کہ ان چاروں امور کو ایک بات نہ سمجھ لیا جائے بلکہ چار الگ الگ امور ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ بڑی نعمت ہے۔ دوسری بات کہتے ہیں کہ تلاوتِ آیات کو پہلے اس لئے رکھا گیا ہے کہ تزکیہ کے لئے پہلے مخاطبین کو تیار کرنا ضروری تھا۔ اس کے بعد تزکیہ کو رکھا کیونکہ یہ پہلی صفت ہے جسے مومنوں کو سب سے پہلے اپنانا چاہئے کیونکہ اچھی صفات کو اپنانے سے پہلے بری عادات کو چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے بعد تعلیم کو رکھا گیا کیونکہ ایمان کے بعد ہی تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ تاہم سورۃ بقرہ کی آیت میں تعلیم کو تزکیہ سے پہلے شاید اس لئے رکھا گیا ہے تا کہ یہ بتایا جائے کہ خوبیوں کو اپنانا زیادہ اہم ہے۔ تو اس طرح دو ایک اور مفسرین نے بھی اس ترتیب کے جو الفاظ ہیں ان پر مختصر بحث کی ہے۔ اس لئے اس فرق کو واضح کرنے کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زیادہ وسیع تفسیر کی ہے۔ اس سے میں نے استفادہ کیا ہے جو بیان کروں گا۔

دعائے ابراہیمی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ نبی مبعوث ہونے کے بعد اپنے پر نازل ہونے والی وحی پیش کرتا ہے پھر اپنی تائید میں ہونے والے نشانات اور معجزات کو پیش کرتا ہے۔ پھر جس جس طرح احکامات نازل ہوتے جاتے ہیں وہ احکامات کی حکمتیں بیان کرتا ہے اور آخر کار اس وحی کو سننے، ان معجزات کو دیکھنے جو نبی نے دکھائے ہوتے ہیں اور ان احکامات کو سمجھنے کے بعد پھر جو جماعت تیار ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسے تقدّس عطا فرماتا ہے۔ یہ پاک لوگوں کی جماعت ہے جو پھر اس پیغام کو آگے پہنچاتی ہے اور غلبہ حاصل کرتی ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں تزکیہ کو سب سے آخر میں رکھنے کی یہ وجہ ہے۔ یہ ایک ظاہری تقسیم ہے۔ اس میں کمزور ایمان والوں کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے جو ترتیب بیان فرمائی ہے اس میں ایمان میں ترقی اور روحانیت کو پہلے رکھا ہے اور علوم

ظاہری والی باتیں بعد میں لی ہیں۔ پس ایمان میں ترقی اور روحانیت میں ترقی اور معرفت کے پیدا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وحی پر ایمان ہو۔ جب یہ ایمان بالغیب ہوگا تو پھر ایسی نظر بھی عطا ہوگی جو ان نشانات اور معجزات کو دیکھنے والی ہوگی۔ اور جب یہ نشانات اور معجزات نظر آئیں گے اور تزکیہ نفس میں ترقی ہوگی تو پھر اس ترقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے کی کوشش ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی صفات اپنانے سے ایمان میں پھر مزید ترقی پیدا ہوگی۔ تمام نفسانی کدورتیں صاف ہو جائیں گی۔ تمام آلائشوں سے دل پاک ہو جائے گا۔ پس کتاب اور حکمت پر تزکیہ کے تقدّم کی یہ وجہ ہے، کیونکہ کتاب پڑھنا، اسے سمجھنے کی کوشش کرنا، اس میں سے حکمتیں تلاش کرنا یہ ظاہری علم کی چیزیں ہیں اور یہ باتیں یعنی کتاب اور حکمت کو آخر پر رکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ ایک انسان کی زندگی کا اصل مقصود نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ اور احکامات کی حکمتیں نہیں ہیں بلکہ اصل مقصود تزکیہ نفس ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر ظاہری نمازیں کوئی لمبی لمبی پڑھتا ہے اور نفس کی اصلاح نہیں۔ یا اگر زکوٰۃ دیتا ہے اور ناجائز کمائی کر رہا ہے۔ یا اگر حج کیا ہے اور دل میں یہ ہے کہ دوسروں کو پتہ لگے کہ میں حاجی ہوں یا اس لئے کہ کاروبار زیادہ چمکے۔ کئی کاروباری لوگ اس لئے بھی حج پر جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا ہوا ہے کہ جب میں حج پر گیا تو ایک لڑکا میرے ساتھ حج کر رہا تھا۔ نہ نمازیں تھیں اور نہ دعائیں پڑھ رہا تھا بلکہ کوئی گانے گنگنا رہا تھا تو میں نے پوچھا تم اس لئے حج پر آئے ہو؟ اس نے کہا بات یہ ہے کہ ہماری دکان ہے اور وہی کاروبار مقابلے پر ایک اور آدمی بھی کر رہا ہے اور وہ حج کر کے آیا ہے جس کی وجہ سے اس کا کاروبار زیادہ چمکا ہے تو میرے باپ نے کہا ہے کہ تم بھی جا کر حج کر آؤ۔ مجھے تو پتہ نہیں حج کیا ہوتا ہے اس لئے میں آیا ہوں کہ ہمارا کاروبار چمکے۔ تو یہ حال ہوتا ہے حاجیوں کا۔ اگر اس طرح کے حج ہیں تو پھر اس کتاب کی تعلیم پر عمل بے فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حاجی کا قصہ بیان فرمایا ہے کہ اس نے کسی نیک شخص کی دعوت کی۔ وہ امیر آدمی تھا جو حج کر کے آیا تھا۔ جب وہ بزرگ دعوت پہ آیا تو اس کے سامنے اس نے اپنے ملازم سے کہا کہ فلاں چیز فلاں طشتری میں رکھ کے لاؤ جو میں پہلے حج پہ لے کے آیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا کہ فلاں چیز فلاں طشتری میں لاؤ جو میں دوسرے حج پہ لے کے آیا تھا۔ پھر کہنے لگا کہ فلاں چیز فلاں طشتری میں لاؤ جو میں تیسرے حج پہ لے کے آیا تھا۔ تو اصل مقصد اس کا یہ بتانا تھا کہ میں نے حج کئے ہیں۔ اس نیک بزرگ مہمان نے کہا۔ تیری حالت بڑی قابل رحم ہے۔ تو نے تو اس اظہار سے اپنے تینوں حج ضائع کر دیئے۔

پس یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ کتاب کی کسی بھی تعلیم پر آپ جو بھی عمل کرتے ہیں اس پر عمل کا مقصد تزکیہ نفس ہے۔ اس لئے تزکیہ مقدم رکھا گیا ہے اور اس عظیم رسول کے صحبت یافتوں نے اپنے دلوں کا تزکیہ کیا۔ تعلیم تو ساتھ ساتھ اترتی رہی۔ تقویٰ کے معیار بھی بڑھتے رہے۔ لیکن دلوں میں پاکیزگی پہلے پیدا ہو گئی تھی۔ آہستہ آہستہ ترقی تو ہوتی رہی لیکن دل صاف ہو گئے تھے۔ پہلے دن سے ہی ان صحابہ کا تزکیہ ہو گیا تھا۔ اس تزکیہ کی ہی وجہ تھی کہ حکم آتے ہی شراب کے مٹکے توڑے گئے تھے۔ کسی نے دلیل نہیں مانگی۔ حکم پہ عمل کیا۔ تو اصل چیز دلوں کی پاکیزگی ہے جو اس عظیم رسول نے کی۔ آنحضرت ﷺ کی ذات، آپؐ کا ہر عمل، آپ کا اٹھنا بیٹھنا بصیرت رکھنے والوں کے لئے ایک نشان تھا۔

چنانچہ آپؐ کے قریبیوں میں جیسے حضرت خدیجہؓ ہیں، حضرت ابوبکرؓ ہیں، حضرت علیؓ ہیں۔ انہوں نے وحی کے اترنے کے ساتھ ہی آپؐ کو قبول کر لیا تھا اور علم و معرفت میں پھر بڑھتے چلے گئے۔ انہوں نے تفصیلی تعلیم اور حکمتوں کی تلاش نہیں کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ جب واپس آئے تو کسی نے کہا تیرے دوست نے یہ یہ دعویٰ کیا ہے۔ وہ سیدھے آنحضرت ﷺ کے پاس گئے۔ ان سے پوچھا کہ آپؐ نے یہ دعویٰ کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس کی تفصیل بتانے کی کوشش کی کہ یہ تعلیم اتری ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی کہ مجھے تعلیم، حکمت اور دلیل نہیں چاہئے۔ میں تو آپؐ کو بچپن سے جانتا ہوں۔ ایسا زکی انسان کوئی غلط بات نہیں کر سکتا۔ پس یہ جو آیات ہیں اس مزکّی کے ہر ہر لفظ میں ان کی پاک باتوں میں نظر آئیں جنہوں نے ان کو قبول کیا۔ لیکن کور باطن جو تھے وہ واضح آیات اور کتاب کی پاک کرنے والی پُر حکمت تعلیم کو دیکھ کر بھی اس فیض سے محروم رہے۔

پھر تزکیہ کے بعد تعلیم کتاب کو حکمت پر مقدم کیا گیا ہے یعنی کتاب حکمت سے پہلے رکھی گئی ہے کیونکہ اعلیٰ ایمان والا شخص یہ دیکھتا ہے کہ اس کے محبوب کا کیا حکم ہے۔ وہ دلیلوں کی تلاش میں نہیں رہتا۔ بلکہ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہتا ہے کہ ہم نے حکم سن لیا ہے اور ہم اس کے دل سے فرمانبردار ہو چکے ہیں۔ ہمارے پچھلے تجربات بھی یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہر حکم پر عمل کرنے سے ہمارے دلوں کا تزکیہ ہوا ہے۔ اس لئے یقیناً اے نبی ﷺ! تیرے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے اترے ہوئے اس حکم میں بھی کوئی حکمت ہوگی۔ چاہے ہمیں اس کی سمجھ آئے یا نہ آئے۔ ہمارا اصل مقصود تو محبوب حقیقی کی رضا حاصل کرنا ہے جو اس پیارے نبی کے ساتھ جُڑ کر اس کے کہے ہوئے لفظ لفظ پر عمل کرنے سے ملتی ہے۔ پس حکمتیں تو اس حکم کی جو بھی آئے بعد میں سمجھ آتی رہیں گی لیکن اپنے محبوب کی اطاعت ہم ابھی فوری کرتے ہیں۔ یہ فلسفیوں اور کمزور ایمان والوں کا کام ہے کہ حکمتوں کے سراغ لگاتے پھریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے **دین العجائز** اختیار کرنے کی اسی لئے تلقین فرمائی ہے۔ لیکن جہاں تکبر اور فلسفہ میں انسان پڑے گا تو تزکیہ نہیں ہو سکتا اور جب آدمی میں تکبر آ جائے تو پھر ایمان میں ترقی تو کیا قبول کرنے کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ پس حکمت کا علم ہونا ایک کامل مومن کے لئے، ایمان لانے کے لئے ضروری نہیں ہے اور جس کا ایمان صرف دلائل کی حد تک ہو اس کو حکمت کی بھی ضرورت ہے اور یہ کمزوریٔ ایمان ہونے کی نشانی ہے۔ پس نبی کا تزکیہ کرنا، اس کا حکم دینا اور اس حکم کو ماننا اور نبی کی باتیں سن کر اپنے دلوں کو پاک کرنے کی کوشش، یہ **کامل الایمان** لوگوں کا شیوہ ہے۔ اور ناقص ایمان حکمت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لئے ہر قسم کی طبائع کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول پر وہ تعلیم اتاری جس میں ہر حکم کی حکمت بھی بیان ہوئی ہے۔ پس یہ خاصہ ہے آنحضرت ﷺ کی لائی ہوئی تعلیم کا جو ہر قسم کی طبائع اور مزاج کے لوگوں کے لئے مکمل تعلیم ہے۔ کسی کے لئے کوئی فرار کی جگہ نہیں۔ اور جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام **دین العجائز** کو ہی کامل ایمان والوں کا خاصہ فرماتے تھے۔ ہمیں حکمتوں کی بجائے پہلے ایمان میں مضبوطی کی کوشش کرنی چاہئے پھر حکمتیں بھی سمجھ آ جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

''خدا تعالیٰ کا کلام ہمیں یہی سکھلاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ تب نجات پاؤ گے۔ یہ ہمیں ہدایت نہیں دیتا کہ تم ان عقائد پر جو نبی علیہ السلام نے پیش کئے، دلائل فلسفیہ اور براہین یقینیہ کا مطالبہ کرو اور جب تک علوم ہندسہ اور حساب کی طرح وہ صداقتیں کھل نہ جائیں'' یعنی ایک اور ایک دو کی طرح ہر چیز ثابت نہ ہو جائے '' تب تک ان کو مت مانو۔ ظاہر ہے کہ اگر نبی کی باتوں کو علوم حسیّہ کے ساتھ وزن کر کے ہی ماننا ہے تو وہ نبی کی متابعت نہیں ہے۔ بلکہ ہر یک صداقت جب کامل طور پر کھل جائے خود واجب التسلیم ٹھہرتی ہے۔ خواہ اس کو ایک نبی بیان کرے خواہ غیر نبی''۔ یعنی اگر ظاہری باتوں پر جا کر لینا ہے تو جب سچائی کھل گئی پھر کوئی بھی بات کرے تو لوگ اس کو مان ہی لیتے ہیں۔ وہ ایمان بالغیب نہیں ہوتا۔ غیر نبی بھی کوئی ایسی بات کرے تو وہ بھی لوگ مانتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ:۔ '' بلکہ اگر ایک فاسق بھی بیان کرے تب بھی ماننا ہی پڑتا ہے۔ جس خبر کو نبی کے اعتبار پر اور اس کی صداقت کو مسلّم رکھ کر ہم قبول کریں گے وہ چیز ضرور ایسی ہونی چاہئے کہ گو عندالعقل صدق کا بہت زیادہ احتمال رکھتی ہو مگر کذب کی طرف بھی کسی قدر نادانوں کا وہم جا سکتا ہو''۔ یعنی اگر عقلی طور پر دیکھیں تو سچائی اس میں نظر آتی ہو، آ سکتی ہو، مگر اس میں ایسے لوگ ہیں جو پوری طرح سوچتے نہیں اور اس کو جھوٹ کی طرف بھی لے جا سکتے ہوں۔ ایسی بات ہو جو بالکل واضح نہ ہو۔

فرمایا: '' تاہم صدق کی شق کو اختیار کر کے اور نبی کو صادق قرار دے کر اپنی نیک ظنی اور اپنی فراست دقیقہ اور اپنے ادب اور اپنے ایمان کا اجر پالیویں۔ یہی لب لباب قرآن کریم کی تعلیم کا ہے جو ہم نے بیان کر دیا ہے۔ لیکن حکماء اور فلاسفر اس پہلو پر چلے ہی نہیں اور وہ ہمیشہ ایمان سے لا پرواہ رہے اور ایسے علوم کو ڈھونڈتے رہے جس کا فی الفور قطعی اور یقینی ہونا ان پر کھل جائے۔ مگر یاد رہے کہ خدا تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا حکم فرما کر مومنوں کو یقینی معرفت سے محروم رکھنا نہیں چاہا بلکہ یقینی معرفت کے حاصل کرنے کے لئے ایمان ایک زینہ ہے جس زینہ پر چڑھنے کے بغیر سچی معرفت کو طلب کرنا ایک سخت غلطی ہے لیکن اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا ضرور چہرہ دیکھ لیتے ہیں''۔ ان کو صاف کھلے معارف بھی نظر آ جاتے ہیں جن پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کو بڑے تسلی دینے والے مشاہدات بھی نظر آتے ہیں۔ '' جب ایک ایماندار بحیثیت ایک صادق مومن کے احکام اور اخبار الٰہی کو محض اس جہت سے قبول کر لیتا ہے کہ وہ اخبار اور احکام ایک مخبر صادق کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائے ہیں تو عرفان کا انعام پانے کے لئے مستحق ٹھہر جاتا ہے''۔ یعنی ایک سچا مومن، اللہ تعالیٰ جو احکامات دیتا ہے یا ان کو نبی کی طرف سے جو احکامات ملتے ہیں یا جو اللہ تعالیٰ ان کو خبریں دیتا ہے، ان کو صرف اس لئے قبول کرتا ہے کہ یہ ایک سچے خبر دینے والے نے خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پا کر خبریں دی ہیں۔ تو پھر اس کو اس کا عرفان بھی حاصل ہوتا ہے۔

فرمایا کہ:۔ '' اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے یہی قانون ٹھہرا رکھا ہے کہ پہلے وہ امور غیبیہ پر ایمان لا کر فرمانبرداروں میں داخل ہوں اور پھر عرفان کا مرتبہ عطا کر کے سب عقدے ان کے کھولے جائیں''۔ تو پہلے فرمانبرداری ضروری ہے۔ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد پھر اس کو عرفان بھی حاصل ہو جائے گا، اس کی حکمتیں بھی معلوم ہو جائیں گی۔ '' لیکن افسوس کہ جلد باز انسان اِن راہوں کو اختیار نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کا قرآن کریم میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص ایمانی طور پر نبی کریم ﷺ کی دعوت کو مان لیوے تو وہ اگر مجاہدات کے ذریعہ سے ان کی حقیقت دریافت کرنا چاہے وہ اس پر بذریعہ کشف اور الہام کے کھولے جائیں گے''۔ پہلے ایمان لانا ضروری ہے۔ پھر مجاہدات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ اطلاع دے گا '' اور اس کے ایمان کو عرفان کے درجہ تک پہنچایا جائے گا''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 251 تا 253 حاشیہ۔ مطبوعہ لندن)

پس یہ ہے وہ طریق جو ایمان میں کامل بننے والوں کے لئے ضروری ہے۔

پھر ان دو آیات میں یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور اللہ تعالیٰ کی قبولیت دعا کے اعلان کے الفاظ میں ایک اور فرق بھی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کے آخر میں عرض کی اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمِ اور اللہ تعالیٰ جب جواب دیتا ہے تو فرماتا ہے وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْن۔ اس فرق کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے عزیز و حکیم صفات کے واسطے سے دعا

کی کہ جو کچھ میں مانگ رہا ہوں وہ اپنی سوچ کے مطابق مانگ رہا ہوں لیکن جس زمانے میں یہ نبی مبعوث ہونا ہے اور پھر تا قیامت جس کی آیات اور تعلیم نے تزکیہ بھی کرنا ہے اور حکمت بھی سکھانی ہے اس زمانے کی ضرورتوں کو تُو بہتر جانتا ہے اس لئے اُس وقت اے اللہ تُو اپنی صفت **عزیز** اور **حکیم** کے ساتھ اس زمانے کی ضروریات کو اس نبی کے ذریعہ پورا فرمانا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرما کر اس آیت میں کہ رسول یہ یہ کام کرتا ہے آخر پر فرمایا وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْن یعنی یہ رسول تمہیں وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔ پس اس عظیم نبی پر وہ آیات اور کتاب اتری جن میں ایسی تعلیم بھی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے۔ اس نبی کی تعلیم میں ایسی باتیں بھی ہیں جو دوسری پرانی تعلیمات سے زائد ہیں۔ بعض ایسی پیشگوئیاں ہیں جن کا زمانے کے ساتھ ساتھ انسان کو ادراک ہوتا ہے، پتہ لگتا ہے، ظاہر ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض باتوں کا میں گزشتہ خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں محکمات اور متشابہات کا ذکر کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے هُوَالَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ (آل عمران:8)۔ یعنی وہی ہے جس نے تجھ پر یہ کتاب نازل کی ہے جس کی بعض آیتیں تو مُحْکَم آیتیں ہیں جو اس کتاب کی جڑ ہیں اور کچھ اور ہیں جو مُتَشَابِه ہیں۔ پس مُحْکَم آیات دے کر اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ وہ باتیں بھی میں نے اتاری ہیں جنہیں تم پہلے نہ جانتے تھے اور وہ باتیں بھی ہیں جو پہلی شریعتوں میں آ بھی چکی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو واضح ہیں، بعض ایسی ہیں جن پر سوچنے کی ضرورت ہے۔ مُحْکَم کے معانی لغتوں میں یہ لکھے ہیں کہ جو کسی بھی قسم کی تبدیلی یا تحریف سے محفوظ کر دی گئی ہو۔ یہ مُحْکَم ہے۔ دوسری جس میں کسی بھی قسم کے ابہام کا شائبہ نہ ہو۔ تیسری بات جو معنوی لحاظ سے اور اپنی شوکت کے لحاظ سے فیصلہ کن ہو تو یہ مُحْکَمٰت ہیں۔ اور مُتَشَابِه وہ چیز کہلاتی ہیں جس کے مختلف معانی کئے جا سکیں۔ یا جس کا کچھ حصہ دوسری ویسی اسی طرح کی چیزوں سے مشابہ ہو۔ اب جو تزکیہ سے عاری ہیں وہ اس تعلیم کے حقیقی پیغام کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ پھر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ جس کے حقیقی معانی مُحْکَم احکامات کے خلاف نہ ہوں۔ مُتَشَابِه کے یہ معنی بھی ہیں کہ بعض دفعہ بعض ظاہری الفاظ شبہ میں ڈال دیتے ہیں لیکن اس کے جو حقیقی معانی ہیں وہ مُحْکَم احکامات جو قرآن کریم کی جڑ ہیں ان کے خلاف نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر ان کے خلاف جاتے ہیں تو پھر اس کی وجہ تلاش کرنی ہوگی۔ اس لئے ان متشابہات کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کی جائے جو محکم احکامات سے تطابق رکھتے ہیں۔ مُتَشَابِه کا بھی یہی مطلب ہے کہ بغیر حقیقی غور و فکر کے صحیح طریق سے سمجھ نہیں آ سکتے اس کے لئے پھر دلوں کو پاک کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے۔ پس وہ عزیز خدا جس کے قبضہ قدرت میں ہر چیز ہے ایسے تزکیہ شدوں کے دلوں کے دروازے کھولتا اور انہیں حکمت کے موتی اکٹھے کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ تو یہ عظیم رسول جو قیامت تک کے زمانے کے لئے مبعوث ہوا اس کی تعلیم کی حفاظت کا بھی اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہے جیسا کہ میں پہلے ایک خطبہ میں یہاں بیان کر چکا ہوں۔ اس تعلیم کو بدلنے کی کوشش کی گئی لیکن کبھی کامیاب نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس **مزکّئ اعظم** کی اتباع میں ہر صدی میں مجدد آتے رہے اور ان آیات و تعلیم کے ذریعہ سے **تزکیہ** کا کام کرتے رہے۔ علماء اور فقہا پیدا ہوتے رہے جو احکامات کی وضاحت کرتے رہے اور حکمت سکھاتے رہے۔ آجکل کے نام نہاد علماء کی طرح نہیں جو بے تکی باتیں کرتے ہیں۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ فیصل آباد میں، یہ 1974ء کی بات ہے، ایک مسجد سے مولوی صاحب سورۃ اخلاص پڑھ کے خطبہ دے رہے تھے، قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ کے بعد انہوں نے اس کی تشریح یہ کی تھی کہ قرآن شریف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ احمدی جھوٹے ہیں، (یا اس نے مرزائی کہا تھا)۔ اگر کوئی ثابت ہوتا ہے تو یہ نتیجہ تو نکلتا ہے کہ خدا کا بیٹا بنانے والے غلط اور جھوٹے ہیں یا یہ نتیجہ تو نکالا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ جو قبروں کو پوجنے والے ہیں اور غلط قسم کی پیر پرستی میں مبتلا ہیں، یہ جھوٹے ہیں۔ لیکن ہم تو اس **مزکّی** کے عاشق صادق کو ماننے والے ہیں جو توحید کا پھیلانے والا تھا۔ اور جس کے ماننے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ پیغام دیا تھا کہ خُذُوا التَّوْحِیْدَ اَلتَّوْحِیْدَ یَا اَبْنَآءَ الْفَارِس کہ توحید کو پکڑو، توحید کو پکڑو، اے فارس کے بیٹو۔ پس اگر جھوٹے ہیں تو یہ لوگ ہیں، ہم نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس تعلیم کی حفاظت کے یہ سامان پیدا فرمائے اور آخر میں اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، اس **مزکّی** سے کئے گئے وعدے کے مطابق مسیح موعود اور مہدی موعود کو بھیجا جو خاتم الخلفاء کہلائے۔ قرآن کریم میں اس کا یوں ذکر آتا ہے۔ سورۃ جمعہ کی آیات ہیں، هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ۔ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَّآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (الجمعة:3-4) کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہیں میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا وہ ان پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہیں میں سے دوسروں کی طرف بھی اسے مبعوث کیا ہے جو ابھی ان سے ملے نہیں۔ وہ کامل غلبے والا اور صاحب حکمت ہے۔

ان آیات میں سے جو پہلی آیت ہے اس میں اُمّی لوگوں میں سے عظیم رسول کے مبعوث ہونے کی خبر ہے۔ یہاں پھر جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت کے اعلان کا اعادہ کیا گیا ہے اور واضح اعلان آخر میں ہے کہ اس سے پہلے وہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ یہ کھلم کھلا گمراہی میں مبتلا ہونے کے الفاظ اس حوالے سے سورۃ آل عمران کی آیت میں بھی بیان کئے گئے ہیں۔ سورۃ آل عمران میں ان خصوصیات کا ذکر کرنے سے پہلے یعنی جو نبی نے آ کر چار باتوں پر عمل کرنا تھا یا کروانا تھا، یہ ذکر ہے کہ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْن یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے جو ان میں ایک رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پس اس زمانے میں جب بحر و بر میں فساد برپا تھا اللہ تعالیٰ کا ان لوگوں پر ایک احسان ہوا کہ ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جس نے انہیں آیات سنائیں، پاک کیا، تعلیم کتاب اور حکمت دی۔ اور انہیں عربوں نے جو جاہل کہلاتے تھے ایک انقلاب برپا کر دیا۔

سورۃ جمعہ میں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس خدا نے ان اَن پڑھ لوگوں پر احسان کرتے ہوئے رسول بھیجا کہ انہیں پاک کرنے اور اللہ کا قرب دلانے کا باعث بنا، کیا اس عظیم رسول کا زمانہ ختم ہو گیا ہے کہ پھر ایک ہزار سال سے وہی اندھیرا زمانہ چلتا چلا جائے۔ کیا وہ زمانہ چند سو سالوں کے بعد دوبارہ لوٹ کر آ گیا؟ سوائے چند ایک چھوٹے چھوٹے گروہوں کے جن کے دائرے محدود ہیں اس ایک ہزار سال میں جو پچھلا اندھیرا دور گزرا ہے کہیں روشنی نظر نہیں آتی رہی۔ تو اللہ تعالیٰ جو احسان کرنے والا ہے اس نے ان لوگوں پر تو احسان کر دیا جو مشرکین تھے اور جو امت میں سے تھے، جو دعائیں مانگ رہے تھے کہ امت میں کوئی اصلاح کرنے والا آئے، ان پر اللہ تعالیٰ نے احسان نہیں کیا۔ تو یہ تو کوئی عظمت نہ ہوئی۔ یہ تو قیامت تک کے لئے تعلیم قائم رکھنے کا وعدہ پورا کرنا نہ ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر بدظنی کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو وہ ذات ہے جس کی ہر چیز جو بھی زمین و آسمان میں ہے تسبیح کرتی ہے اور اس کی پاکیزگی بیان کرتی ہے۔ وہ **عزیز** ہے اور ہر چیز پر غالب ہے۔ تو کیا **عزیز** خدا اور **حکیم** خدا سے یہ توقع کرتے ہو کہ وہ اب دنیا کو بھٹکنے دے گا؟ کیا یہ حکمت ہے کہ اس تعلیم کو سنبھالا نہ جائے جو دنیا کی نجات کے لئے آخری تعلیم ہے؟ خدا تعالیٰ کے بارے میں یہ سوچ تو بڑی محدود سوچ ہے اور بدظنی ہے۔

پس اے وہ لوگو! جو اپنے آپ کو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہو! اس عظیم رسول کی طرف منسوب کرتے ہو جس کی تعلیم تا قیامت دلوں کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس تعلیم کی روشنی دکھانے کے لئے محدود پیمانے پر نہیں جیسا کہ سابقہ صدیوں میں آتے رہے بلکہ وسیع پیمانے پر پاک کرنے کے لئے اور کمزور دلوں اور دنیاداروں اور فلسفیوں میں بھی پاکیزگی اور حکمت کے بیج ڈالنے کے لئے آخرین میں پھر یہ نبی مبعوث ہوگا۔ جو اپنے اس جسم کے ساتھ نہیں بلکہ بروزی رنگ میں مبعوث ہوگا اور یہ اس خدا کا فیصلہ ہے جو **عزیز** اور **حکیم** ہے۔ اور اس خدا کی طاقتوں کو محدود نہ سمجھو۔ اس کے فیصلوں کو بغیر حکمت کے نہ سمجھو۔ پس جس طرح اس عظیم نبی نے ایک پاک جماعت کا قیام کیا تھا اور بگڑے ہوؤں کو خدا سے ملایا تھا اس نبی کا غلام بھی اس بگڑے زمانے میں خدا سے ملانے کا کام کرے گا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ وہ ہوگا کون جو آخرین میں مبعوث ہوگا؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا تو ان کی نسل میں سے ایک شخص اسے زمین پر واپس لے آئے گا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک اور حدیث ہے کہ وہ زمانہ آئے گا کہ قرآن کے الفاظ کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہے گا اور اسلام کے نام کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ پس ہر غور کرنے والا ذہن اور ہر دیکھنے والی آنکھ یہ دیکھتی ہے اور اظہار کرتی ہے کہ آجکل یہی حالات ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس عظیم رسول کو بھیج کر جو دین قائم کیا اور جس نے تا قیامت رہنا ہے اس کے اس شان و شوکت سے قائم رہنے کے لئے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔

پس ہم احمدی کہلانے والوں کی اب دوہری ذمہ واری ہے کہ ایک تو اپنے پاک ہونے اور اس کتاب پر عمل کرنے کی طرف مستقل توجہ دیں۔ دوسرے اس پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کے لئے ایک خاص جوش دکھائیں تا کہ کسی کے پاس یہ عذر نہ رہے کہ ہم تک تو یہ پیغام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آج سوائے احمدی کے کوئی نہیں جس کے سپرد امت مسلمہ کے سنبھالنے کا کام کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے اسلام کے نام نہاد چیمپئن تو نظر آئیں گے اور بزعم خویش اپنے آپ کو سب کچھ سمجھنے والے بھی ہوں گے۔ ہر گروہ اور ہر فرقہ اصلاح کا دعویٰ کر رہا ہے لیکن ایمان سے عاری ہیں اس لئے ہر طرف یہی شور ہے کہ مسلمانوں کو سنبھالو۔ اور اس گروہ بندی اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے انکار کی وجہ سے یہ علیحدہ علیحدہ گروہ بنے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے انکار کی وجہ سے دلوں کی پاکیزگی ختم ہو رہی ہے۔ تعلیم و حکمت سے عاری ہو رہے ہیں اور دشمن کے پنجے میں جکڑے چلے جا رہے ہیں۔ کبھی کبھی یہ آواز اٹھتی ہے کہ خلافت ہونی چاہئے لیکن یہ سب جس وجہ سے ہو رہا ہے وہ نہیں سوچتے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔ ''اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ خدا وہ خدا ہے جس نے ایسے وقت میں رسول بھیجا کہ لوگ علم اور حکمت سے بے بہرہ ہو چکے تھے اور علوم حکمیہ دینیہ جن سے تکمیل نفس ہو اور نفوس انسانیہ علمی اور عملی کمال کو پہنچیں بالکل گم ہو گئی تھی اور لوگ گمراہی میں مبتلا تھے یعنی خدا اور اس کی صراط مستقیم سے بہت دور جا پڑے تھے تب ایسے وقت میں خدا تعالیٰ نے اپنا رسول اُمّی بھیجا اور اس رسول نے ان کے نفسوں کو پاک کیا۔ اور **علم الکتاب** اور حکمت سے ان کو مملو کیا یعنی نشانوں اور معجزات سے مرتبہ یقین کامل تک پہنچایا اور خدا شناسی کے نور سے ان کے دلوں کو روشن کیا اور پھر فرمایا

کہ ایک گروہ اَور ہے جو آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔ وہ بھی اول تاریکی اور گمراہی میں ہوں گے اور علم اور حکمت اور یقین سے دور ہوں گے تب خدا ان کو بھی صحابہؓ کے رنگ میں لائے گا یعنی جو کچھ صحابہؓ نے دیکھا وہ ان کو بھی دکھایا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کا صدق اور یقین بھی صحابہؓ کے صدق اور یقین کی مانند ہو جائے گا اور حدیث صحیح میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر کے وقت سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِس یعنی اگر ایمان ثریا پر یعنی آسمان پر بھی اٹھ گیا ہوگا۔ تب بھی ایک آدمی فارسی الاصل اس کو واپس لائے گا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ایک شخص آخری زمانہ میں فارسی الاصل پیدا ہوگا۔ اس زمانے میں جس کی نسبت لکھا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے کیونکہ صلیبی حملہ جس کے توڑنے کے لئے مسیح موعود کو آنا چاہئے وہ حملہ ایمان پر ہی ہے اور یہ تمام آثار صلیبی حملہ کے زمانہ کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اس حملے کا لوگوں کے ایمان پر بہت برا اثر ہوگا۔ وہی حملہ ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّالی حملہ کہتے ہیں۔ آثار میں ہے کہ اس دجّال کے حملہ کے وقت بہت سے نادان خدائے لاشریک کو چھوڑ دیں گے اور بہت سے لوگوں کی ایمانی محبت ٹھنڈی ہو جائے گی اور مسیح موعود کا بڑا بھاری کام تجدید ایمان ہوگا کیونکہ حملہ ایمان پر ہے اور حدیث لَوْکَانَ الْاِیْمَان سے جو شخص فارسی الاصل کی نسبت ہے یہ بات ثابت ہے کہ وہ فارسی الاصل ایمان کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے آئے گا......‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’......سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔ اس زمانے میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کیا۔ بہتیرے ان میں سے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں جن کو سچی خوابیں آتی ہیں اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا‘‘۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 304۔307 مطبوعہ لندن)

پس یہ جو انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے اس کو جاری رکھنا جماعت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ نہیں تو ہم بھی اسی طرح گناہگار ٹھہریں گے جس طرح پہلے ایمان کو ضائع کرنے والے ٹھہرے تھے۔ لوگ تو انشاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے جو اس پیغام، کتاب اور تعلیم کو اپنے پرلا گو بھی کریں گے لیکن ہم میں سے ہر فرد کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ کبھی اس تعلیم سے روگردانی کرنے والے نہ ہوں اور کبھی اپنے دلوں کی پاکیزگی کو ختم کرنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا قیمتی پیغام

احمدی بچوں کے نام

ذرا سنو! تم سے بس دو باتیں کہنا ہیں۔ زیادہ وقت نہیں لوں گی۔

تم چھوٹے ہو۔ بے شک۔ مگر دعا کرنا صرف بڑوں کا حق نہیں۔ اس نعمت سے سبھی فائدہ اُٹھانے کے حق دار ہیں تو تم کیوں نہ اُٹھاؤ؟ ابھی سے دُعاؤں کی عادت ڈالو۔ اپنے اللہ میاں سے اپنے لئے دین و دنیا کی ہر خیر و نعمت مانگو۔ نیک قسمت مانگو اور دعا کیا کرو کہ مولیٰ ہمیں ہر دھوکے اور فتنہ سے بچانا، ہمیں شیطان کے پھندے میں نہ پھنسنے دینا۔ ہم صادق رہیں، نیک رہیں، ہمیشہ صادقوں کے ساتھ رہیں، خلافت سے وابستہ رہیں، زندگی کی ہر راہ پر تو ہی ہمارا دستگیر بن جائے اور راہنمائی فرمائے۔

جب میں چھوٹی سی لڑکی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی بار فرمایا کہ میرے ایک کام کے لئے دُعا کرو یاد دعا کرنا۔ ذرا غور کرو! کہاں وہ ہستی برگزیدہ عالی شان اور کہاں میں۔ مگر آپ مجھے دعا کو کہتے ہیں۔ یہ اس لئے ہوتا تھا کہ بچوں کے ذہن نشین ہو جائے کہ تم نے بھی دُعائیں کرنی ہیں اور تا دُعاؤں کی عادت پڑے اور بچے جان لیں کہ اللہ کا درِ رحمت کھلا ہے مانگو تو پاؤ گے یہ آپ کی تربیت تھی دعا کے متعلق۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اللہ تعالیٰ کی ہزاروں رحمتیں آپ کی روح اقدس پر ہوں بڑے پیار سے فرماتے کہ:

’’میرے لئے دُعا کرتی ہو؟ میرے لئے بھی دُعا ضرور کیا کرو۔‘‘

غرض یہ سب باتیں اسی لئے تھیں کہ دعا کی اہمیت دل میں جاگزیں ہو جائے۔ نیز خاص تاکید سے حضرت خلیفہ اوّل بار بار مجھے فرماتے کہ:

’’دیکھو اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی شرم نہیں تم چھوٹی ضرور ہو مگر خدا سے دُعا کرتی رہا کرو اللہ تعالیٰ مبارک اور نیک جوڑا دے۔‘‘

یہ بات میرے ساتھ پڑھنے والی دوسری لڑکیوں سے بھی اکثر کہی کہ:

ابھی سے چپکے چپکے دُعائیں کرتی رہا کرو کہ اللہ تم کو نیک جوڑے بخشے۔ بالکل نہ شرمانا۔ اپنے خدا سے ہرگز نہیں شرماتے۔ اسی سے تو سب کچھ مانگنا ہے۔ پس لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی یہ دعا ضرور کیا کریں۔ مگر یہ دعائیں اس لئے ہیں کہ بچے اپنی آئندہ زندگی کے لئے خزانے جمع کریں۔ کہیں نیک جوڑا مانگتے مانگتے ابھی سے خیالی پلاؤ پکانے نہ شروع کر دینا۔ ابھی ہرگز تمہاری شادی وادی نہیں ہو سکتی ابھی تم نے قابل بننا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوسری ایک بات یہ کہ شیطان کوئی جن بھوت تو نہیں کہ خاص طور پر تم کو ڈرانے آئے گا اور تم بھاگو گے سرپٹ۔ وہ تو ہر وقت آس پاس لگا لپٹا پڑا پھرتا ہے اور تم کو پتہ بھی نہیں لگ سکتا اگر تم سمجھ سے کام نہ لو۔ تو وہ بچہ بھی بن سکتا ہے بہت لڑکے لڑکیاں شیطان ہوتے ہیں تم دوست سمجھو گے۔ سہیلیاں جانو گے اور وہ پیار پیار میں زہر کا ٹیکہ تمہاری رگوں میں گھونپ دے گا۔ بُری صحبت سے بچو۔ بُرے دوستوں کو چھوڑ دو۔ اس کی پہچان کا ایک موٹا گُر فی الحال یاد رکھو کہ جس بات کو تم اپنے والدین یا بزرگوں کے سامنے نہ کر سکو وہ گناہ ہے وہ زہر ہے۔ جس بات کو تم اُن کو بتاتے رکو یا شرماؤ وہ ٹھیک نہیں ہے جب کوئی تم سے (شیطان لڑکا لڑکی بلکہ بڑی عمر کا معقول آدمی بن کر بھی آ سکتا ہے) ایسی بات سکھائے یا بتلائے جو وہ تمہارے بزرگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتا تو اس سے دور بھاگو اور ہر بات بُری بھلی جو سنو ضرور اُس کا ذکر اپنے ماں باپ سے کر دو۔ مگر ہر ایک سے نہیں کرتے پھرنا۔ اس سے یہ ہوگا کہ شیطان کے رعب سے نکل آؤ گے اور تمہارے دل کو تقویت ہوگی اور تم چونکہ بچے ہو شیطانی لوگ بُری بات بتا کر وقت مفت کا دباؤ اور ڈر جو بٹھانا چاہتے ہیں وہ تمہارے دل سے نکل جائے گا اور تمہارے والدین عقلمندی اور خاموشی سے خود نگران بھی رہیں گے۔ تم کو بڑا سہارا ہو جائے گا۔ خود بھی دوسروں کے لئے نمونہ بنو۔ گندی گالیاں بازاری لوگوں سے بعض بچے سیکھ لیتے ہیں اور اس زبان کے گند سے دل میں گند پیدا ہو کر بُرائی پھیلتی ہے۔ کبھی ایسی بات لبوں تک نہ آنے دو۔ اچھے بچے بنو اور ہم جولیوں کو اچھے بننے میں مدد دو۔ (بحوالہ تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۶۲ء)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان
شریف جیولرز ربوہ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذاتی وخاندانی حالات

(......آپ کی قلم مبارک سے......)

ہمارا شجرۂ نسب اس طرح پر ہے۔ میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ابن مرزا عطاء محمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب ابن مرزا فیض محمد صاحب ابن مرزا محمد قائم صاحب ابن مرزا محمد اسلم صاحب ابن مرزا محمد دلاور صاحب ابن مرزا الہٰ دین صاحب ابن مرزا جعفر بیگ صاحب ابن مرزا محمد بیگ صاحب ابن مرزا عبدالباقی صاحب ابن مرزا محمد سلطان صاحب ابن مرزا ہادی بیگ صاحب مورث اعلیٰ۔

(کتاب البریہ حاشیہ درحاشیہ صفحہ ۱۷۲)

میرے سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا۔ اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے گزرگوں کے پُرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمر قند سے آئے تھے اور اُن کے ساتھ قریباً دوسو آدمی اُن کے توابع اور خدام اور اہل وعیال میں سے تھے اور وہ ایک معزز رئیس کی حیثیت سے اس ملک میں داخل ہوئے اور اس قصبہ کی جگہ میں جو اُس وقت ایک جنگل پڑا ہوا تھا جو لاہور سے تخمیناً بفاصلہ پچاس کوس بگوشۂ شمال مشرق واقع ہے فروکش ہوگئے۔ جس کو انہوں نے آباد کر کے اس کا نام اسلام پور رکھا جو پیچھے سے اسلام پور قاضی ماجھی کے نام سے مشہور ہوا اور رفتہ رفتہ اسلام پور کا لفظ لوگوں کو بھول گیا اور قاضی ماجھی کی جگہ پر قاضی رہا اور پھر آخر قادی بنا اور پھر اس سے بگڑ کر قادیان بن گیا۔ اور قاضی ماجھی کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ علاقہ جس کا طولانی حصہ قریباً ساٹھ کوس ہے ان دنوں میں سب کا سب ماجھ کہلاتا تھا غالباً اسی وجہ سے اس کا نام ماجھ تھا کہ اس ملک میں بھینسیں بکثرت ہوتی تھیں اور ماجھ زبان ہندی میں بھینس کو کہتے ہیں اور چونکہ ہمارے بزرگوں کو علاوہ دیہات جاگیرداری کے اس تمام علاقہ کی حکومت بھی ملی تھی اس لئے قاضی کے نام سے مشہور ہوئے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیوں اور کس وجہ سے ہمارے بزرگ سمرقند سے اس ملک میں آئے مگر کاغذات سے یہ پتہ ملتا ہے کہ اس ملک میں بھی وہ معزز امراء اور خاندان والیانِ ملک میں سے تھے اور انہیں کسی قومی خصومت اور تفرقہ کی وجہ سے اس ملک کو چھوڑنا پڑا۔ پھر اس ملک میں آ کثر بادشاہِ وقت کی طرف سے بہت سے دیہات بطور جاگیر اُن کو ملے۔ چنانچہ اس نواح میں ایک مستقل ریاست اُن کی ہوگئی۔

سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں میرے پردادا صاحب مرزا گل محمد ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے جن کے پاس اُس وقت ۸۵ گاؤں تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے اُن کے قبضہ سے نکل گئے تاہم اُن کی جوانمردی اور فیاضی کی یہ حالت تھی کہ اس قدر قلیل میں سے بھی کئی گاؤں انہوں نے مروّت کے طور پر بعض تفرقہ زدہ مسلمان رئیسوں کو دے دیئے تھے جواب تک اُن کے پاس ہیں۔ غرض وہ اس طوائف الملوکی کے زمانہ میں اپنے نواح میں ایک خود مختار رئیس تھے۔ ہمیشہ قریب پانسو آدمی کے یعنی کبھی کم اور کبھی زیادہ اُن کے دستر خوان پر روٹی کھاتے تھے۔ اور ایک سو کے قریب علماء اور صلحاء اور حافظ قرآن شریف کے اُن کے پاس رہتے تھے جن کے کافی وظیفے مقرر تھے۔ اور اُن کے دربار میں اکثر قال اللہ وقال الرسول کا ذکر بہت ہوتا تھا اور تمام ملازمین اور متعلّقین میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو تارک نماز ہو۔ یہاں تک کہ چکّی پیسنے والی عورتیں بھی پنجوقتہ نماز اور تہجد پڑھتی تھیں۔ اور گردونواح کے معزز مسلمان جو اکثر افغان تھے قادیان کو جو اس وقت اسلام پور کہلاتا تھا مکّہ کہتے تھے۔ کیونکہ اس پُر آشوب زمانے میں ہر ایک مسلمان کے لئے قصبہ مبارکہ پناہ کی جگہ تھی اور دوسری اکثر جگہ میں کفر اور فسق اور ظلم نظر آتا تھا۔ اور قادیان میں اسلام اور تقویٰ اور طہارت اور عدالت کی خوشبو آتی تھی۔ مَیں نے خود اس زمانہ میں سے قریب زمانہ پانے والوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس قدر قادیان کی عمدہ حالت بیان کرتے تھے کہ گویا وہ اس زمانہ میں ایک باغ تھا جس میں حامیانِ دین اور صلحاء اور علماء اور نہایت شریف اور جوانمرد آدمیوں کے صدہا پودے پائے جاتے تھے۔ اور اس نواح میں یہ واقعات نہایت مشہور ہیں کہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم مشائخ وقت کے بزرگ لوگوں میں سے اور صاحب خوارق اور کرامات تھے جن کی صحبت میں رہنے کے لئے بہت سے اہل اللہ اور صلحاء اور فضلاء قادیان میں جمع ہوگئے تھے۔ اور عجیب تر یہ کہ کئی کرامات اُن کی ایسی مشہور ہیں جن کی نسبت ایک گروہ کثیر مخالفین دین کا بھی گواہی دیتا رہا ہے۔ غرض وہ علاوہ ریاست اور امارت کے اپنی دیانت اور تقویٰ اور مردانہ ہمت اور اولوالعزمی اور حمایتِ دین اور ہمدردی مسلمانوں کی صفت میں نہایت مشہور تھے۔ اور اُن کی مجلس میں بیٹھنے والے سب کے سب متقی اور نیک چلن اور اسلامی غیرت رکھنے والے اور فسق وفجور سے دُور رہنے والے اور بہادر اور بارُعب آدمی تھے۔ چنانچہ میں نے کئی دفعہ اپنے والد صاحب مرحوم سے سُنا ہے کہ اس زمانہ میں ایک دفعہ ایک وزیر سلطنت مغلیہ کا قادیان میں آیا جو غیاث الدولہ کے نام سے مشہور تھا اور اس نے مرزا گل محمد صاحب کے مدبّرانہ طریق اور بیدار مغزی اور ہمت اور اولوالعزمی اور استقلال اور عقل اور فہم اور حمایتِ اسلام اور جوشِ نصرتِ دین اور تقویٰ اور طہارت اور دربار کے وقار کو دیکھا اور ان کے اس مختصر دربار کو نہایت متین اور عقلمند اور نیک چلن اور بہادر مردوں سے پُر پایا۔ تب وہ چشم پُر آب ہو کر بولا کہ اگر مجھے پہلے خبر ہوتی کہ اس جنگل میں خاندان مغلیہ میں سے ایسا مرد موجود ہے جس میں صفاتِ ضروریہ سلطنت کے پائے جاتے ہیں تو میں اسلامی سلطنت کے محفوظ رکھنے کے لئے کوشش کرتا کہ ایّام کسل اور نالیاقتی اور بدوضعی ملوکِ چغتائیہ میں اس کو تختِ دہلی پر بٹھایا جائے۔

اس جگہ اس بات کا لکھنا بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ میرے پردادا صاحب موصوف یعنی مرزا گُل محمد نے ہچکی کی بیماری سے جس کے ساتھ اَور عوارض بھی تھے وفات پائی تھی۔ بیماری کے غلبہ کے وقت اطبّاء نے اتفاق کر کے کہا کہ اس مرض کے لئے اگر چند روز شراب کو استعمال کرایا جائے تو غالباً اس سے فائدہ ہوگا مگر جرأت نہیں رکھتے تھے کہ اُن کی خدمت میں عرض کریں۔ آخر بعض نے اُن میں سے ایک نرم تقریر میں عرض کر دیا۔ تب انہوں نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ کو شفا دینا منظور ہو تو اس کی پیدا کردہ اَور بھی بہت سی دوائیں ہیں۔ مَیں نہیں چاہتا کہ اس پلید چیز کو استعمال کروں اور مَیں خدا کے قضا وقدر پر راضی ہوں۔ آخر چند روز کے بعد اسی مرض سے انتقال فرما گئے۔ موت تو مقدّر تھی۔ مگر یہ اُن کا طریق تقوی ہمیشہ کے لئے یادگار رہا کہ موت کو شراب پر اختیار کر لیا۔ موت سے بچنے کے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا۔ لیکن انہوں نے معصیت کرنے سے موت کو بہتر سمجھا! افسوس ان بعض نوجوانوں اور امیر دل اور رئیسوں کی حالت پر کہ اس چندروزہ زندگی میں اپنے خدا اور اس کے احکام سے بکلّی لاپرواہ ہو کر اور خدا تعالیٰ سے سارے علاقے توڑ کر دل کھول کر ارتکابِ معصیت کرتے ہیں اور شراب کو پانی کی طرح پیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی زندگی کو نہایت پلید اور ناپاک کر کے اور عمر طبعی سے بھی محروم رہ کر اور بعض ہولناک عوارض میں مبتلا ہو کر جلد تر مر جاتے ہیں اور آئندہ نسلوں کے لئے نہایت خبیث نمونہ چھوڑ جاتے ہیں۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب میرے پردادا صاحب فوت ہوئے تو بجائے اُن کے میرے دادا صاحب یعنی مرزا عطاء محمد فرزند رشید ان کے گدی نشین ہوئے۔ اُن کے وقت میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے لڑائی میں سکھ غالب آئے۔ دادا صاحب مرحوم نے اپنی ریاست کی حفاظت کے لئے بہت تدبیریں کیں مگر جبکہ قضا وقدر اُن کے ارادہ کے موافق نہ تھی اس لئے ناکام رہے اور کوئی تدبیر پیش نہ گئی اور روز بروز سکھ لوگ ہماری ریاست کے دیہات پر قبضہ کرتے گئے یہاں تک کہ دادا صاحب مرحوم کے پاس صرف ایک قادیان رہ گئی اور قادیان اس وقت ایک قلعہ کی صورت پر قصبہ تھا اور اس کے چار بُرج تھے اور بُرجوں میں فوج کے آدمی رہتے تھے۔ اور چند توپیں تھیں۔ اور فصیل بائیس فٹ کے قریب اونچی اور اس قدر چوڑی تھی کہ تین چھکڑے آسانی سے ایک دوسرے کے مقابل اس پر جا سکتے تھے۔ اور ایسا ہوا کہ ایک گروہ سکھوں کا جو رام گڑھیہ کہلاتا تھا اوّل فریب کی راہ سے اجازت لیکر قادیان میں داخل ہوا اور پھر قبضہ کر لیا۔ اس وقت ہمارے بزرگوں پر بڑی تباہی آئی اور اسرائیلی قوم کی طرح وہ اسیروں کی مانند پکڑے گئے اور ان کے مال ومتاع سب لوٹی گئی۔ کئی مسجدیں اور عمدہ عمدہ مکانات مسمار کئے گئے اور جہالت اور تعصب سے باغوں کو کاٹ دیا گیا اور بعض مسجدیں جن میں سے اب تک ایک مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے دھرم سالہ یعنی سکھوں کا معبد بنایا گیا۔ اس دن ہمارے بزرگوں کا ایک کتب خانہ بھی جلایا گیا جس میں سے پانسو نسخہ قرآن شریف کا قلمی تھا جو نہایت بے ادبی سے جلایا گیا۔ اور آخر سکھوں نے کچھ سوچ کر ہمارے بزرگوں کو نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ تمام مرد و زن چھکڑوں میں بٹھا کر نکالے گئے اور وہ پنجاب کی ایک ریاست میں پناہ گزیں ہوئے۔ تھوڑے عرصہ بعد ان ہی دشمنوں کے منصوبے سے میرے دادا صاحب کو زہر دی گئی۔ پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانہ میں میرے والد صاحب مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ قادیان میں واپس آئے۔ اور مرزا صاحب موصوف کو اپنے والد صاحب کے دیہات میں سے پانچ گاؤں واپس ملے کیونکہ اس عرصہ میں رنجیت سنگھ نے دوسری اکثر چھوٹی چھوٹی ریاستوں کو دبا کر ایک بڑی ریاست اپنی بنالی تھی۔ سو ہمارے تمام دیہات بھی رنجیت سنگھ کے قبضہ میں آگئے تھے۔ اور لاہور سے لے کر پشاور تک اور دوسری طرف لودھیانہ تک اس کی ملک داری کا سلسلہ پھیل گیا تھا۔ غرض ہماری پرانی ریاست خاک میں مل کر آخر پانچ گاؤں ہاتھ میں رہ گئے تھے پھر بھی بلحاظ پُرانے خاندان کے میرے والد صاحب مرزا غلام مرتضیٰ اس نواح میں ایک مشہور رئیس تھے......

چنانچہ سرلیپل گریفن صاحب نے بھی اپنی کتاب تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ غرض وہ حکام کی نظر میں بہت ہردلعزیز تھے۔ اور بسا اوقات اُن کی دلجوئی کے لئے حکام وقت ڈپٹی کمشنر، کمشنر اُن کے مکان پر آ کر اُن کی ملاقات کرتے تھے۔ یہ مختصر میرے خاندان کا حال ہے۔ مَیں ضروری نہیں دیکھتا کہ اس کو بہت طول دوں۔

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔ اور مَیں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ابھی ریش و بردت کا آغاز نہیں تھا۔ میری پیدائش سے پہلے میرے والد صاحب نے بڑے بڑے مصائب دیکھے۔ ایک دفعہ ہندوستان کا پیادہ پا سیر بھی کیا۔ لیکن میری پیدائش کے دنوں میں اُن کی تنگی کا زمانہ فراخی کی طرف بدل گیا تھا۔ اور یہ خدا

تعالیٰ کی رحمت ہے کہ مَیں نے ان کے مصائب کے زمانہ سے کچھ بھی حصہ نہیں لیا۔ اور نہ اپنے دوسرے بزرگوں کی ریاست اور ملک داری سے کچھ حصہ پایا۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح جن کے ہاتھ میں صرف نام کی شہزادگی بوجہ داؤد کی نسل سے ہونے کے تھی۔ اور ملک داری کے اسباب سب کچھ کھو بیٹھے تھے ایسا ہی میرے لئے بھی بگفتن یہ بات حاصل ہے کہ ایسے رئیسوں اور ملک داروں کی اولاد میں سے ہوں۔ شاید یہ اس لئے ہوا کہ یہ مشابہت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پوری ہو۔ اگر چہ مَیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میرے لئے سر رکھنے کی جگہ نہیں مگر تاہم مَیں جانتا ہوں کہ وہ تمام صف ہمارے اجداد کی ریاست اور ملک داری کی لپیٹی گئی اور وہ سلسلہ ہمارے وقت میں آ کر بالکل ختم ہوگیا۔ اور ایسا ہوا تا کہ خدا تعالیٰ نیا سلسلہ قائم کرے جیسا کہ براہین احمدیہ میں اس سبحانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہے۔

”سبحان اللہ تبارک و تعالیٰ زاد مجدک ینقطع اٰباء ک ویبدء منک۔“

یعنی خدا جو بہت برکتوں والا اور بلند اور پاک ہے اُس نے تیری بزرگی کو تیرے خاندان کی نسبت زیادہ کیا۔ اب سے تیرے آباء کا ذکر قطع کیا جائے گا اور خدا تجھ سے شروع کرے گا۔ اور ایسا ہی اس نے مجھے بشارت دی کہ:-

”مَیں تجھے برکت دوں گا اور بہت برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑں سے برکت ڈھونڈیں گے“۔

پھر میں پہلے سلسلہ کی طرف عود کر کے لکھتا ہوں کہ بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں پڑھائیں۔ اور اُس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر قریباً دس برس کے ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ مَیں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور مَیں نے صَرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو اُن سے پڑھے۔ اور بعد اس کے جب مَیں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا اِن کا نام گُل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے مَیں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علومِ مروّجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں مَیں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے۔ اور اُن دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا مَیں دنیا میں نہ تھا۔ میرے والد صاحب مجھے بار بار یہی ہدایت کرتے تھے کہ کتابوں کا مطالعہ کم کرنا چاہئے کیونکہ وہ نہایت ہمدردی سے ڈرتے تھے کہ صحت میں فرق نہ آوے اور نیز اُن کا یہ بھی مطلب تھا کہ مَیں اس شغل سے الگ ہو کر اُن کے غموم و ہموم میں شریک ہو جاؤں۔ آخر ایسا ہی ہوا۔ میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کے لئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کر رہے تھے۔ انہوں نے ان ہی مقدمات میں مجھے بھی لگا یا۔ اور ایک زمانہ دراز تک مَیں ان کاموں میں مشغول رہا۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا اِن بیہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ مَیں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا رہا۔ ان کی ہمدردی اور مہربانی میرے پر نہایت درجہ پر تھی مگر وہ چاہتے تھے کہ دنیاداروں کی طرح مجھے رُو بہ خلق بنا دیں اور میری طبیعت اس طریق سے سخت بیزار تھی۔ ایک مرتبہ ایک صاحب کمشنر نے قادیان میں آنا چاہا۔ میرے والد صاحب نے بار بار مجھ کو کہا کہ اُن کی پیشوائی کے لئے دو تین کوس جانا چاہئے مگر میری طبیعت نے نہایت کراہت کی اور مَیں بیمار بھی تھا اس لئے نہ جا سکا۔ پس یہ امر بھی ان کی ناراضگی کا موجب ہوا۔ اور وہ چاہتے تھے کہ مَیں دنیوی امور میں ہر دم غرق رہوں جو مجھ سے نہیں ہوسکتا تھا۔ مگر تاہم مَیں خیال کرتا ہوں کہ مَیں نے نیک نیتی سے نہ دنیا کے لئے بلکہ محض ثوابِ اطاعت حاصل کرنے کے لئے اپنے والد صاحب کی خدمت میں اپنے تئیں محو کر دیا تھا اور اُن کے لئے دُعا میں بھی مشغول رہتا تھا۔ اور مجھے دلی یقین سے برٌّ بالوالدین جانتے تھے اور بسا اوقات کہا کرتے تھے کہ ”میں صرف ترحّم کے طور پر اپنے اس بیٹے کو دنیا کے امور کی طرف توجہ دلاتا ہوں ورنہ میں جانتا ہوں کہ جس طرف اس کی توجہ ہے یعنی دین کی طرف صحیح اور سچ بات یہی ہے ہم تو اپنی عمر ضائع کر رہے ہیں۔“

ایسا ہی ان کے زیر سایہ ہونے کے ایاّم میں چند سال تک میری عمر کراہت طبع کے ساتھ انگریزی ملازمت میں بسر ہوئی۔ آخر چونکہ میرا جدا رہنا میرے والد صاحب پر بہت گراں تھا اس لئے اُن کے حکم سے جو عین میری منشاء کے موافق تھا مَیں نے استعفاء دے کر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا۔ اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ اس تجربہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اکثر نوکری پیشہ نہایت گندی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم ایسے ہونگے جو پورے طور پر صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوں اور جو ان ناجائز حظوظ سے اپنے تئیں بچا سکیں جو ابتلاء کے طور پر ان کو پیش آتے رہتے ہیں۔ مَیں ہمیشہ ان کے منہ دیکھ کر حیران رہا۔ اور اکثر کو ایسا پایا کہ ان کی تمام دلی خواہشیں مال و متاع تک خواہ حلال کی وجہ سے ہو یا حرام کے ذریعہ سے محدود تھیں اور بہتوں کی دن رات کی کوششیں صرف اسی مختصر زندگی کی دنیوی ترقی کے لئے مصروف پائیں۔ مَیں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی جماعت میں بہت کم ایسے لوگ پائے کہ جو محض خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے اخلاق فاضلہ حلم اور کرم اور عفت اور تواضع اور انکسار اور خاکساری اور ہمدردیٔ مخلوق اور پاک باطنی اور اکل حلال اور صدق مقال اور پرہیزگاری کی صفت اپنے اندر رکھتے ہوں بلکہ بہتوں کو تکبّر اور بدچلنی اور لاپروائی دین اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ میں شیطان کے بھائی پایا۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کے انسانوں کا مجھے تجربہ حاصل ہو اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے رہنا پڑا اور بقول صاحبِ مثنوی رومی وہ تمام ایاّم سخت کراہت اور درد کے ساتھ مَیں نے بسر کئے۔

من بہر جمعیتے نالاں شدم
جفت خوش حالاں و بدحالاں شدم
ہر کسے ازظن خود شد یار من
وز درون من نجست اسرار من

حضرت والد صاحب مرحوم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا تو بدستور انہی زمینداری کے کاموں میں مصروف ہوگیا مگر اکثر حصہ وقت کا قرآن شریف کے تدبّر اور تفسیروں اور حدیثوں کے دیکھنے میں صَرف ہوتا تھا اور بسا اوقات حضرت والد صاحب کو وہ کتابیں سُنایا بھی کرتا تھا اور میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے۔ انہوں نے پیروی مقدمات میں ستّر ہزار روپیہ کے قریب خرچ کیا تھا جس کا انجام آخر ناکامی تھی۔ کیونکہ ہمارے بزرگوں کے دیہات مدّت سے ہمارے قبضہ سے نکل چکے تھے اور اُن کا واپس آنا ایک خیالِ خام تھا اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور مجھے ان حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا تھا۔ کیونکہ حضرت والد صاحب کی تلخ زندگی کا نقشہ مجھے اس بے لوث زندگی کا سبق دیتا تھا جو دنیوی کدورتوں سے پاک ہے۔ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے چند دیہات ملکیت باقی تھے اور سرکار انگریزی کی طرف سے کچھ انعام بھی سالانہ مقرر تھا اور ایاّم ملازمت کی پنشن بھی تھی مگر جو کچھ وہ دیکھ چکے تھے اس لحاظ سے وہ سب کچھ ہیچ تھا۔ اسی وجہ سے وہ ہمیشہ مغموم و محزون رہتے تھے۔ اور بارہا کہتے تھے کہ جس قدر مَیں نے اس پلید دنیا کے لئے سعی کی ہے اگر مَیں وہ سعی دین کے لئے کرتا تو شاید آج قطب وقت یا غوث وقت ہوتا۔ اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

عمر بگذشت ونماند است جز ایاّمے چند
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

اور مَیں نے کئی دفعہ دیکھا کہ وہ ایک اپنا بنایا ہوا شعر رقت کے ساتھ پڑھتے تھے اور وہ یہ ہے۔

از در تو اے کس ہر بے کسے
نیست اسیدم کہ روم ناامید

اور کبھی درد دل سے یہ شعر اپنا پڑھا کرتے تھے۔

باب دیدۂ عشاق و خاکپائے کسے
مرادلے ست کہ درخوں تپد بجائے کسے

حضرت عزّت جل شانہٗ کے سامنے خالی ہاتھ جانے کی حسرت روز بروز آخری عمر میں اُن پر غلبہ کرتی گئی تھی۔ بارہا افسوس سے کہا کرتے تھے کہ دنیا کے بیہودہ خرخشوں کے لئے میں نے اپنی عمر ناحق ضائع کر دی۔ ایک مرتبہ حضرت والد صاحب نے یہ خواب بیان کیا کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک بڑی شان کے ساتھ میرے مکان کی طرف چلے آتے ہیں جیسا کہ ایک عظیم الشان بادشاہ آتا ہے تو میں اس وقت آپ کی طرف پیشوائی کے لئے دوڑا۔ جب قریب پہنچا تو مَیں نے سوچا کہ کچھ نذر پیش کرنی چاہئے یہ کہہ کر جیب میں ہاتھ ڈالا جس میں صرف ایک روپیہ تھا۔ اور جب غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ بھی کھوٹا ہے یہ دیکھ کر مَیں چشم پُر آب ہوگیا۔ اور پھر آنکھ کھل گئی۔ اور پھر آپ ہی تعبیر فرمانے لگے کہ دنیاداری کے ساتھ خدا اور رسول کی محبت ایک کھوٹے روپیہ کی طرح ہے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ میری طرح میرے والد صاحب کا بھی آخری حصہ زندگی کا مصبیت اور غم و حزن میں ہی گذرا۔ اور جہاں ہاتھ ڈالا آخر ناکامی تھی۔ اور اپنے والد صاحب یعنی میرے پردادا صاحب کا ایک شعر بھی سنایا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ راقم کو بھول گیا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ۔

”کہ جب تدبیر کرتا ہوں تو پھر تقدیر ہنستی ہے“

اور یہ غم اور درد اُن کا پیرانہ سالی میں بہت بڑھ گیا تھا۔ اِسی خیال سے قریباً چھ ماہ پہلے حضرت والد صاحب نے اس قصبہ کے وسط میں ایک مسجد تعمیر کی جو اس جگہ کی جامع مسجد ہے اور وصیت کی کہ مسجد کے ایک

باقی مضمون صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمازاور مساجد کے بارہ میں تاکیدی ارشادات

(سید شمشاد احمد ناصر لاس اینجلس امریکہ)

انسان کی وجہ تخلیق خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کی عبادت ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے اپنے اعمال اور عبادات سے تادم آخر مسلمانوں کے لئے اس کا اسوہ حسنہ چھوڑا ہے۔ شروع اسلام سے ہی مسلمانوں پر ۵ نمازیں فرض ہیں۔ اور نماز کا مقصد خدا کو پانا۔۔۔ خدا سے لقاء کرنا اور خدا کی گود میں آجانا ہے۔ نماز ہی وہ سواری ہے جس سے یہ تمام مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

اسلام ہر ایک کے لئے ایک پُرامن معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ صحیح بخاری میں باب الھجرۃ کے تحت حضرت امام بخاریؒ نے حضرت عائشہؓ سے ہجرت کا واقعہ نقل کیا ہے۔ جس میں حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ پہنچنے کے بعد جو سب سے پہلا کام کیا وہ مسجد کی تعمیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے یہ بات قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ کہ اسلامی معاشرے کی تعمیر کے لئے جو سب سے پہلی اینٹ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی وہ مسجد تھی۔ کیونکہ مسجد روحانی اخلاقی اور مادی راہنمائی کی جگہ ہے، عبادت کی جگہ ہونے کے ساتھ ساتھ مسجد علم کا مرکز بھی ہے۔ یہاں پر نماز کے فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان کے اخلاق و عادات اور اعمال پر اس کے نیک اثرات مترتّب ہوتے ہیں۔ پس مسجد کی تعمیر اسلام معاشرے کی وہ بنیادی اینٹ ہے۔ مسجد میں جمع ہوکر مسلمان علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ عبادات بھی بجا لاتے ہیں۔ پس وحدت پیدا کرنے کے لئے بہت بڑا ذریعہ مسجد ہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔ (مسلم باب فضل البناء المساجد)

ایک حدیث میں مسجد کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں ارشاد فرمایا۔

احب البلاد الی اللہ مساجدھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو شہروں میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمارت ان کی مساجد کی ہیں۔ (مسلم کتاب المساجد باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو اُن پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُن کو اپنے جلو میں لے لیتے ہیں" (سنن ترمذی کتاب القرآت)

مسجد میں قرآن مجید پڑھنے سے قرآن کریم سیکھنے و سکھانے سے انسان سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت کی چادر اُن کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اُن پر اپنے پروں سے سایہ کردیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا رسول اللہ ضرور بتایئے آپ نے فرمایا دل نہ چاہنے کہ باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کی رباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ یہ بات آپ نے دو دفعہ فرمائی۔

مسجد کی ایک اور برکت اور اہمیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک حدیث میں یوں بیان ہوئی ہے۔

حضرت برادہ الاسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیروں کے دوران مساجد کی طرف بکثرت چل کر آنے والوں کو قیامت کیروز نور تام عطا ہونے کی بشارت دے دو۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

احادیث سے مسجد کی اہمیت اور برکات روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ مومن کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ مساجد کی طرف رخ اختیار کریں۔ مساجد کی برکات سے فائدہ اٹھائیں اور اس مومن کی طرح بن جائیں جس کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دی ہے کہ وہ مسجد سے ہی چڑا رہتا ہے۔ مسجد ہی سے اس کو روحانی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت سیدنا خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایسا شخص جس کا دل مسجد سے جڑا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے سایہ رحمت میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نماز باجماعت پڑھنے والوں یا اس میں سستی برتنے والوں کی مذمت کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے رحمان خدا کے سچے بندے وہ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (سورۃ المومنون ۱۰) اور اس پر مداومت اختیار کرتے ہیں۔ (المعارج ۲۴) اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا ہے نمازوں کی حفاظت کرو خصوصًا اس نماز کی جو کام کاج کے درمیان میں آئے۔ البقرہ ۲۳۹) پھر فرمایا جو نماز نہیں پڑھتے وہ دوزخ میں جائیں گے۔ (المدثر ۴۴-۴۳) نماز میں کسل مندی اور سستی اختیار کرنے والوں کی حالت قابل افسوس ہے۔ (الماعون)

نماز کی فضیلت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی نماز کی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز باقاعدگی سے پڑھی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ترک کیا اس نے دین کو گرایا۔ اور اس کی عمارت منہدم کردی۔ اسلام اور کفر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔ ایک بار فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ ایک اور موقع پر صحابہؓ کے سامنے نماز کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ جس شخص کے دروازے کے پاس سے صاف شفاف پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے جس طرح اس کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی اسی طرح اس شخص کا باطن بھی ناپاک نہیں رہ سکتا اور نہ اس میں کوئی کدورت یا گناہ کی میل رہ سکتی ہے جو دن میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہے۔ (فقہ احمدیہ حصہ عبادات ۱۳)

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ "سب سے اہم فریضہ میرے نزدیک نماز ہے جس نے اسے ضائع کیا اس نے سب کچھ ضائع کردیا یعنی ایسی حالت میں اس شخص کا کوئی بھی کارنامہ قابل ستائش نہیں سمجھا جا سکتا"۔ (فقہ احمدیہ)

حضرت مسیح موعودؑ کا نماز کے بارے میں فرمان

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمیں نماز معاف فرمادی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۳)

پھر فرماتے ہیں:

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس سے حل ہوجائیں گی۔" نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری (طٰہٰ ۱۵) ملفوظات جلد نمبر ۵ صفحہ ۴۳۳-۴۳۲)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اقامت الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال کے لئے ہیں۔ اقامت الصلوٰۃ کے ایک معنے یہ ہیں کہ نماز باجماعت شروع ہونے سے پہلے جو اقامت کہی جاتی ہے اس میں انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارا صرف یہی فرض نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو مطلب یہ کہ ہم تمہیں صرف عبادت کا حکم نہیں دیتے بلکہ باجماعت عبادت کا حکم دیتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام صرف فردی مذہب نہیں بلکہ قومی مذہب بھی ہے۔ باقی سارے مذاہب میں اگر افراد الگ الگ عبادت کرتے ہیں تو وہ بڑے زاہد، بڑے پرہیزگار اور بڑے عارف سمجھے جاتے ہیں۔ کہ یہ لگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کا وصال حاصل ہے مگر اسلام کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص باجماعت نماز ادا نہیں کرتا تو وہ خواہ وہ علیحدگی میں کتنی عبادتیں کرتا ہو وہ ہرگز نیک اور پارسا نہیں سمجھا جاسکتا اور اسے ہرگز قوم میں عزت کا مقام نہیں دیا جاسکتا۔ یہ بہت بڑا فرق ہے جو اسلام اور غیر مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ (فقہ احمدیہ عبادات)

گویا اللہ تعالیٰ مومنوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ لوگوں میں نماز قائم کریں۔ انہیں نماز پڑھنے کی تحریک کریں۔ اگر انہیں نماز پڑھنی نہیں آتی تو انہیں نماز پڑھنا سکھائیں اگر کوئی شخص نماز کا ترجمہ نہیں جانتا تو اُسے ترجمہ پڑھائیں۔ غرض ہر شخص نماز کی ترویج اور اس کو دنیا میں قائم کرنے میں مشغول ہوجائے۔ کوئی شخص نماز کی خوبیاں بیان کررہا ہو۔ کوئی نماز کا ترجمہ پڑھا رہا ہو۔ کوئی شخص نمازیں ادا کرنے کے لئے لوگوں کو تحریک کررہا ہو۔ کوئی شخص نماز پڑھنے والوں میں نماز کی مزید رغبت پیدا کررہا ہو اس طرح کوئی مومن ایسا نہ ہو جو یقیمون الصلوٰۃ کے حکم پر عمل نہ کررہا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارا صرف یہی کام نہیں کہ خود نمازیں پڑھو بلکہ تمہارا یہ بھی کام ہے کہ تم لوگوں کو نماز کی تحریک کرکے اَن پڑھوں کو نماز کا ترجمہ سکھا کے اور نماز پڑھنے والوں کو نماز کی مزید رغبت دلا کے دنیا میں پوری مضبوطی کے ساتھ نمازوں کا رواج قائم کردو۔ (فقہ احمدیہ عبادات)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عبادات کا حق کما حقہ بجالائے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ہر سانس، یاد الٰہی اور عبادات الٰہی میں گزرا یہاں تک کہ وفات کے وقت بھی جو آخری وصیت فرمائی وہ بھی "الصلوٰۃ۔ الصلوٰۃ" کے الفاظ سے تھی کہ مسلمانو! نمازوں کا خیال رکھنا وقت پر باجماعت نماز ادا کرنا اور دوسروں کو بھی اس اہم امر کی ترغیب دیتے رہنا۔ دیکھنا نماز جو خدا اور بندے کے درمیان رشتہ ہے یہ رشتہ ٹوٹنے نہ پائے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام مسجد کے لئے جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے جنت

باقی مضمون صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

چیونٹیاں.........

کرۂ ارض کی نمایاں طاقتوں میں سے ایک طاقت

بچپن میں مجھے جس زندہ وجود نے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ چیونٹیاں تھیں۔ گرمیوں میں شام کو ہم سب گھر والے مل کر صحن میں کھانا کھاتے تھے۔ چونکہ پہلے پانی کا چھڑکاؤ کر لیا جاتا تھا۔ اس لئے تپتی دوپہر کے بعد صحن کا ٹھنڈا ماحول بڑا خوشگوار محسوس ہوتا اور مٹھی کی سوندھی خوشبو ماحول کا لطف دوبالا کر دیتی۔ کھانے کے بعد میں ہمیشہ دیکھا کرتا کہ نیچے پڑے غذا کے ذرے یا ٹکڑے اٹھانے کے لئے سینکڑوں چیونٹیاں جمع ہو جاتیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ کھانے سے پہلے وہاں اِکّا دُکّا چیونٹی ہی گھوم پھر رہی ہوتی مگر جب وہاں غذا کے ٹکڑے آ گرتے تو وہ اپنی ساتھیوں کو بلا لاتی۔ میں یہ منظر بڑے اشتیاق سے دیکھتا۔ جب چیونٹیوں کے بل سے پورا لاؤ لشکر ایک قطار میں غذائی ٹکڑوں کی طرف رخ کرتا تھا۔

عام چیونٹی نہایت معمولی کیڑا ہے، اس کا وزن انسان کے وزن سے لاکھوں گنا کم ہے اور قد صرف 0.04 انچ، اس کے باوجود یہی کیڑا جفاکشی، مسلسل محنت، دوست داری، تنظیم اور نظم وضبط کی بہترین مثال ہے۔ درحقیقت دنیا کی تمام چیونٹیاں مل کر کرۂ ارض کی نمایاں ترین طاقتوں میں سے ایک ہیں۔

چیونٹی کی ۸۸۰۰ اقسام ہیں جو قطبی علاقوں کے علاوہ دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں۔ استوائی جنگل میں تو صرف ایک ایکڑ پر لاکھوں کروڑوں چیونٹیاں آباد ہیں۔ برطانیہ کے ممتاز ماہر حیوانیات، سی بی ولیمز نے ایک بار تخمینہ لگایا تھا کہ کسی بھی لمحے ارب ارب (Billion Billion) کیڑے زمین پر زندہ ہوتے ہیں۔ بالفرض اگر ان میں سے ہر ایک سو کیڑوں میں ایک چیونٹی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کرہ ارض پر ایک کروڑ ارب چیونٹیاں آباد ہیں۔ ان چیونٹیوں کا وزن دو ارب پونڈ ہوگا جو زمین پر موجود کل جانوروں کے وزن کا دس فیصد ہے۔

کیا آپ یقین کریں گے کہ یہ معمولی چیونٹیاں بھی انسان کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ دراصل دیمک کے ساتھ چیونٹیاں بھی دنیا بھر کی مٹی الٹ پلٹ کرتی ہیں۔....وہ اس میں آکسیجن اور دیگر گیسیں شامل کرتیں، اسے خشک کر کے زرخیز بناتیں اور اس میں نامیاتی مواد (Organic Matter) ملاتی ہیں۔ حتّٰی کہ جن جنگلوں اور کھیتوں میں چیونٹیاں کم ہیں، وہاں بھی وہ کیچوؤں کے برابر مٹی الٹتی پلٹتی ہیں۔ یہی کیڑوں مکوڑوں اور اپنی جسامت کے دیگر جانوروں کی نمایاں شکاری بھی ہیں۔ چیونٹیاں ہی تدفین بھی سرانجام دیتی ہیں۔ یہ ۹۰ فیصد چھوٹے کیڑوں کی لاشیں کھا جاتی ہیں۔

حقیقت میں ان پر پودوں اور جانوروں کا اتنا انحصار ہے کہ اگر کسی باعث چیونٹیاں دنیا سے ختم ہو جائیں تو زندگی کی ہزاروں اقسام معدوم ہو جائیں گی، نیز دنیا کے زیادہ تر ماحولیاتی نظام (Ecosystem) تباہ ہونے لگیں گے۔

سوال یہ ہے کہ چیونٹی کی اتنی زیادہ اہمیت کیوں ہے؟ دراصل چیونٹیوں کی دنیا میں ایک چیونٹی کی کوئی حیثیت نہیں، سب مل جل کر کام کرتی ہیں۔ اسی لئے ان کی معاشرتی تنظیم بڑی مضبوط ہے اور وہ اپنے قد کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ وزنی کام کر ڈالتی ہیں۔ ان میں وہ خرابیاں مثلاً حسد، نااتفاقی وغیرہ پائی نہیں جاتیں جنہوں نے انسانوں کو تقسیم کر رکھا ہے۔

عام چیونٹیوں کے دو بنیادی کام ہیں: غذا جمع کرنا اور اپنے بِل کی حفاظت کرتے رہنا۔ ان کی زندگی عموماً مختصر ہوتی ہے مگر تب بھی وہ بہت سے کام کر جاتی ہیں۔ مثلاً شمالی افریقہ کی صحرائی چیونٹیاں (Desert Ants) اوسطاً چھ دن زندہ رہتی اور پھر کسی نہ کسی شکاری کا نشانہ بن جاتی ہیں۔ تاہم وہ اس عرصے میں اپنے وزن سے ۱۵ تا ۲۰ گنا زیادہ غذا اپنی کالونی پہنچاتی ہیں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ یہ غذا سب چیونٹیاں مل جل کر کھاتی ہیں، ایثار کی یہ بہترین مثال ہے۔ اسی غذا کے سہارے ان کی ملکہ پلتی بڑھتی اور انڈے دیتی ہے۔ یوں کالونی کی بقاء کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔

کالونی کی کارکن (Workers) چیونٹیاں حقیقتاً ہمہ وقت خودکشی کے لئے تیار رہتی ہیں۔ قدرت نے انہیں تولیدی اعضاء کی جگہ حیاتیاتی ہتھیار دیئے ہیں جن سے یہ بھرپور کام لیتی ہیں۔ خاص طور پر ملائشیا میں پائی جانے والی ترکھان چیونٹیاں (Carpanter Ants) چلتا پھرتا بم ہیں۔ ان کے پورے بدن میں زہر سے بھرے غدود ہوتے ہیں۔ لڑائی کے دوران وہ اپنے منہ کے ذریعے وہ غدود پھاڑ کر سارا زہر دشمنوں پر پھینک دیتی ہیں۔ اس اثناء میں ان کے دیگر غدود مخصوص کیمیائی پیغام یعنی فیرومون (Pheromones) بھیج کر کالونی سے مدد منگوا لیتے ہیں۔

چیونٹی کی ہر نسل اور قسم کے مخصوص ہتھیار اور مواصلات کا اپنا نظام ہے۔ کیمیائی رابطے کے معاملے میں جنوبی برازیل کی ساکن آتشی چیونٹیاں (Fire Ants) دوسروں سے آگے ہیں۔ یہ نام ان کے زہر کی وجہ سے پڑا ہے جو جسم پر پڑ جائے تو آگ کی جلن جیسا احساس ہوتا ہے۔

آتشی چیونٹیوں کی ایک کالونی میں ایک لاکھ چیونٹیاں ہوتی ہیں۔ جب یہ گھر سے دور ہوں، تو کوئی غذا یا خطرہ دیکھ کر اپنے کیمیائی اشاروں کے ذریعے بہت جلد حملہ آور سپاہی کو بلوا لیتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب گھومنے والی کوئی چیونٹی ایسا مردہ جانور تلاش کر لے جسے اٹھا کر لے جانا ناممکن ہو تو وہ گھر کی طرف پلٹے ہوئے اپنے ڈنک سے مادے کی مخصوص پتلی لکیر چھوڑتی چلی جاتی ہے۔ یہ مادہ مختلف مرکبات سے تشکیل پاتا ہے جو ''فارنی سینی'' (Farnesenes) کہلاتے ہیں۔ کالونی کی اور گھومنے پھرنے والی دیگر چیونٹیاں اسی مادے کے سہارے جانور تک جا پہنچتی ہیں۔ اس مادے کی نہایت معمولی مقدار ہزاروں چیونٹیوں کو راستہ دکھانے کے لئے کافی ہے۔

یہ مادہ کسی مائع کی طرح زمین پر لکیر نہیں بناتا جیسا آپ سوچ رہے ہیں بلکہ یہ جلد اڑ جاتا ہے۔ تاہم اپنے پیچھے سالمات کا لمبوترا بادل چھوڑ دیتا ہے جس میں دوسری چیونٹیاں سفر کرتی ہیں اور اس کے کثیف حصے میں رہتی ہے۔ اس طرح وہ بل کھاتے اور اونچے نیچے راستے پر سفر کرتیں بالآخر اپنی منزل تک پہنچ جاتی ہیں۔ کچھ چیونٹیاں جانور کا گوشت نوچتی ہیں، باقی ان کے گرد کھڑی ہو کر حفاظتی ڈھال بنا لیتی ہیں۔

جولاہا (Weaver) چیونٹیاں بھی اپنے کیمیائی ہتھیاروں سے خوب مدد لیتی ہیں۔ درختوں پر بسیرا کرنے والی یہ مخلوق افریقہ سے لے کر جنوب مشرقی ایشیاء اور شمالی آسٹریلیا کے گھنے جنگلوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ اپنے لاروے کے ذریعے ریشم پیدا کر کے ہزاروں پتوں اور شاخوں کو جوڑ کر رہنے کا ٹھکانہ بناتی ہے۔ یہ چیونٹیاں ایک وقت میں کئی درختوں پر قبضہ کر کے دشمن کیڑے مکوڑوں کو ہلاک کرتیں اور پھر ان کا گوشت کھاتی ہیں۔

جولاہا چیونٹیاں اپنی وسیع سلطنت قابو میں رکھنے کے لئے مختلف ترکیبیں آزماتی ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی ان کی سلطنت پر حملہ آور ہو تو اگلی چوکیوں پر تعینات چیونٹیاں اپنے پیٹ پر لگے ایک غدہ سے خاص مادہ زمین پر گرا کر آڑھے ترچھے انداز میں ناچنے لگتی ہیں۔ زمین پر بکھرے مادے کی بو اور چیونٹی کے مخصوص ناچ سے کالونی کی دیگر چیونٹیوں کو علم ہو جاتا ہے کہ ان پر حملہ ہو گیا ہے۔ وہ پھر اپنے کیمیائی اشارے بھیج کر سب کو خبردار کر دیتی ہیں۔ بعد ازاں کارکن چیونٹیاں حملہ آوروں پر ٹوٹ پڑتی ہیں۔ غذا اور نئی جگہ کی تلاش کے سلسلے میں بھی یہ متفرق کیمیائی اشارے استعمال کرتی ہیں۔

سلطنت کی اگلی چوکیوں میں بوڑھی کارکن چیونٹیاں رہتی ہیں۔ وہ حملہ آوروں کا سامنا کرتیں اور لڑائی کے دوران ماری جاتی ہیں۔ چونکہ تمام کارکن چیونٹیاں مادہ ہوتی ہیں، اس لئے یہ عمل چیونٹی اور انسان کے معاشروں کے مابین ایک فرق واضح کرتا ہے۔ ہم محاذ جنگ پر جوان بھیجتے ہیں اور چیونٹیاں اپنی بوڑھی خواتین، مگر کئی لحاظ سے چیونٹیاں اور انسان ایک جیسے ہیں۔ مثال کے طور پر دونوں نے معاشرتی گروہ بنا کر دنیا کی دوسری مخلوقات پر سبقت حاصل کر لی ہے۔

بھڑ (Wasp) چیونٹی کی قریبی رشتے دار ہے۔ غور سے دیکھنے پر آپ جان سکتے ہیں کہ دونوں کے جبڑوں کی ساخت ایک جیسی ہے۔ تاہم بھڑ کے جبڑے چھوٹے اور کم دانت رکھتے ہیں، اس کے برعکس چیونٹی کے جبڑے لمبے اور بلیڈ جیسی شکل رکھتے ہیں۔ ان کے اندرونی کناروں پر کئی دانت ہوتے ہیں۔ چیونٹی اپنے خصوصی جبڑوں کے ذریعے کئی کام کرتی ہیں مثلاً بچوں کو ایک سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور غذا کو چھوٹے ٹکڑوں میں توڑنا۔ اگر چیونٹی کے یہ خصوصی جبڑے نہ ہوتے تو نہ اس کی معاشرتی زندگی جنم لیتی اور نہ وہ زمین پر طاقتور مخلوق ہوتی۔

چیونٹی اپنے جبڑوں سے ہی شکار پکڑتی ہے، اسی لئے قدرت نے چیونٹیوں کی بعض اقسام کو بڑے انوکھے جبڑے عطا کئے ہیں۔ استوائی جنگلوں کی ایک نایاب چیونٹی (اصطلاحی نام، تھاؤ ماٹو مرمیکس، (Thaumatomyrmex) کے جبڑے کانٹے جیسے اور دبلے پتلے دانت اتنے لمبے ہیں کہ منہ بند ہونے پر بھی ان کے سرے باہر نکلے رہتے ہیں۔ چیونٹی ان کی مدد سے سیہہ جیسا ایک کن کھجورا پکڑتی ہے۔ چیونٹی کے دانت اس کے سخت بالوں سے گزر کر گوشت میں اتر جاتے ہیں۔ چیونٹی کن کھجورے کو جبڑوں میں دبائے گھر پہنچتی اور پھر سب دعوت شیراز سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

دنیا میں یوں تو چیونٹیوں کی مختلف خصوصیات والی اقسام ملتی ہیں تاہم ان میں تین نمایاں ہیں۔ انعامات کی درجہ بندی کے لحاظ سے کانسی کا تمغہ جنس، ہائپوسلینا (Hypoclinea) کی چیونٹیوں کو ملنا چاہئے جو ملائشیا کے استوائی جنگلوں کی باسی ہے۔ یہ چیونٹی حقیقتاً خانہ بدوش اور دنیائے حیوانیات میں اپنی قسم کی واحد مخلوق ہے۔ خانہ بدوش انسانوں کی طرح ان کی کالونیاں ڈھور ڈنگر پالتیں اور آب و دانے کی تلاش میں مسلسل گھومتی رہتی ہیں۔

چیونٹیوں کے ڈھور ڈنگر آٹے کا کیڑا (Mealybugs) ہیں جو پودوں کے رس پر پلتے ہیں۔ یہ رس امائنو تیزابوں اور شکر سے بھرپور ہوتا ہے۔ کیڑے یہ مواد اپنے فضلے کے ذریعے چیونٹیوں تک منتقل کر دیتے ہیں۔ بدلے میں چیونٹیاں انہیں ان کے دشمنوں سے بچاتی ہیں۔ جب پرانے درختوں اور جھاڑیوں سے رس ختم ہو جائے، تو انہیں نرمی سے جبڑوں سے تھام کر نئے درختوں تک لے جاتی ہیں۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ چند چیونٹیاں نہیں پوری کالونی اپنے ریوڑ کے ہمراہ نئے درختوں کی طرف نقل مکانی کرتی ہے۔ کالونی کے درمیان میں ملکہ، اس کے انڈے اور آٹے کے کیڑے ہوتے ہیں اور چاروں طرف کارکن چیونٹیاں ان کی حفاظت کرتی ہیں۔

چاندی کا تمغہ لشکری چیونٹی (Army Ant) خصوصاً اس کی ایک قسم، حملہ آور دَل بادَل (Swarm Raider) چیونٹیوں کو ملنا چاہئے جو وسطی اور جنوبی امریکہ میں ملتی ہیں۔ ماہرین حشریات انہیں 'پیدل فوج' بھی کہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد میں مل کر

شکار تلاش کرنے نکلتیں اور وسیع پیمانے پر کیڑے مکوڑے مارتی ہیں۔ ان کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا، وقفوں سے پڑاؤ بدلتی ہیں۔ یہ خاصی بڑی چیونٹیاں ہیں اور ان کی کالونی بھی وسیع ہوتی ہے، ایک کالونی میں دو سے سات لاکھ تک مزدور چیونٹیاں ہوسکتی ہیں۔ حملہ بوقت صبح شروع ہوتا ہے جب ہزاروں کارکن چیونٹیاں پڑاؤ سے برآمد ہوکر صف بناتیں اور آگے بڑھنے لگتی ہیں۔ وہ فی منٹ ایک فٹ کا فاصلہ طے کرتی ہیں۔ آگے بڑھتے ہوئے قطار لمبی ہونے کے ساتھ ساتھ پھیلتی بھی جاتی ہے حتّٰی کہ پیادہ فوج کی شکل اختیار کرلیتی ہے۔ یہ قطار پینتالیس فٹ تک لمبی اور تین سے چھ فٹ چوڑی ہوسکتی ہے۔

فوج کی صورت میں ڈھل کر لشکری چیونٹیاں راہ میں آنے والی ہر زندہ شے کا ستیاناس کرڈالتی ہیں۔ پُر جوش اور حملہ آور کارکن مکڑیاں، بچھو، کن کھجورے اور دیگر کیڑے پکڑ لیتے ہیں، حتّٰی کہ سانپ اور چھپکلیاں بھی ان کی لپیٹ میں آجائیں تو بچ نہیں پاتے۔ جہاں کہیں یہ دَل بادَل جائے، اس کے ہمراہ چلنے والی آوازوں سے اس کی آمد کا پتا چل جاتا ہے۔ مثلاً پتوں پر بھاگتی دوڑتی چیونٹیوں کی سرسراہٹ، ان کے شکار کی آخری چیخیں اوپر منڈلانے والی مکھیوں کی بھنبھناہٹ جو انڈے دینے کے لئے موزوں کیڑوں کی تلاش میں ہوتی ہیں اور چیونٹی خور پرندوں کی چہکاریں جو دَل بادَل کی لپیٹ میں آئے ہوئے کیڑے مکوڑوں کی تاک میں ہوتے ہیں۔ آخر سہ پہر تک اس لشکر کا مارچ پاسٹ رک جاتا ہے۔ چیونٹیاں پھر ایک قطار کی صورت واپس پڑاؤ کا رخ کرتی ہیں۔ لشکری چیونٹیوں کا یہ حملہ جنگلی حیات کے شاندار ترین مظاہروں میں سے ایک ہے مگر بہترین چیونٹی کا اعزاز پتا توڑ چیونٹی (Leaf Cutting Ant) کو ملنا چاہئے۔ یہ دنیائے حیوانیات کی واحد رکن ہے جو تازہ سبزے پر کھمبیاں اگاتی ہے۔ اس کے طریقہ کار کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ یہ چیونٹیاں حیوانوں میں سب سے زیادہ تربیت یافتہ کسان اور باغبان ہیں۔۔۔ چیونٹیوں کی کچھ اور اقسام، دیمک اور بھونرے بھی غذا کے طور پر کھمبیاں اگاتے ہیں مگر وہ گلی سڑی لکڑی یا کیڑے مکوڑوں کی لاشوں کو بحیثیت وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ صرف پتا توڑ چیونٹیاں اس مقصد کے لئے پتے اور پھول جمع کرتی ہیں۔ اس چیونٹی کی ۴۰ ذیلی اقسام ہیں جو امریکی ریاست لوزیانا سے لے کر ارجنٹائن تک پائی جاتی ہیں۔

فطری حسوں سے کام کرنے والی اس ننھی مُنّی مخلوق کا بحیثیت کسان زندگی گزارنا بڑے تعجب کی بات ہے۔ وہ جو پودے استعمال کرتی ہیں، انہیں کاٹنا آسان کام نہیں اور پھر ان میں زہر بھرا ہوتا ہے۔ چھوٹی چیونٹیاں اگر انہیں براہ راست کھائیں تو مرسکتی ہیں۔ مزید برآں وہ جو کھمبیاں اگاتی ہیں وہ اتنی نفیس ہیں کہ انہیں اگنے کے لئے تاریک اور نم ماحول درکار ہے۔

پتا توڑ چیونٹیوں نے یہ دورکاوٹیں پار کرنے کے لئے اپنے ہاں خصوصی طبقے ارتقاء پذیر کر لئے ہیں۔ پہلے بڑی کارکن چیونٹیاں جھاڑیوں اور درختوں پر سے اپنے طاقتور جبڑوں کے ذریعے پھول توڑتی اور بِل کے سامنے لا رکھتی ہیں۔ وہاں سے چھوٹی چیونٹیاں انہیں بِل کے اندر لے جاتی ہیں جس کی گہرائی میں "کھمبیوں کے باغات" واقع ہوتے ہیں۔

بِل میں پہلے چیونٹیاں پتوں اور پھولوں کو اپنے جبڑوں کے ذریعہ ریزہ ریزہ کرتی ہیں۔ پھر ان سے چھوٹی چیونٹیاں ان ریزوں کو مزید چبا کر گودے کی شکل میں سبزے کے جمع شدہ ذخیرے میں شامل کردیتی ہیں۔ اگلے مرحلے میں چیونٹیاں کھمبیوں کی ننھی منی ڈنڈیاں گودے میں بوتی اور اگاتی ہیں، پھر فصل تمام کالونی میں تقسیم کردیتی ہیں۔ چھوٹی کارکن چیونٹیاں ہی وہ پتے اور پھل باہر پھینکتی ہیں جو "کھیت" کے لئے موزوں نہیں ہوتے۔ چیونٹیاں اب کھمبیاں بلاخوف کھا سکتی ہیں کیونکہ ان میں پودوں کا زہر شامل نہیں ہوتا۔ یاد رہے کہ پتے اور پھول چباتے ہوئے چیونٹیاں انہیں کھاتی نہیں ورنہ اگلے جہاں پہنچ جائیں۔

پتا توڑ چیونٹیوں میں قدرت نے چھوٹے بڑے طبقے اس لئے بنائے تا کہ بڑے چیونٹے پتے، پھول وغیرہ توڑ سکیں اور چھوٹی چیونٹیاں بِل کے اندر ان کی مدد سے اپنی غذا تیار کرلیں۔ ہم آہنگی کے اس شاندار مظاہرے کے ذریعے ہی کھمبیوں کی کاشت اور چیونٹیوں کی افزائش ممکن ہوسکی۔

اس اختراع کے باعث پتا توڑ چیونٹیوں کو زبردست کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ چند اقسام کی کالونیوں میں دس لاکھ سے زیادہ کارکن چیونٹیاں ہوتی ہیں اور اکثر دس پندرہ سال تک برقرار رہتی ہیں۔ بِلوں کے اندر خانوں اور کھیتوں، کا نظام بیس فٹ گہرائی تک پہنچ سکتا ہے۔ نئی دنیا (شمالی، جنوبی وسطی امریکہ) کے استوائی جنگلات میں پتا توڑ چیونٹیاں بنیادی سبزی خور حیوانات میں شامل ہیں۔ وہ ممالیہ، سنڈیوں اور پَردار حشرات سے زیادہ سبزہ (Vegetation) استعمال کرتی ہیں۔

پتا توڑ چیونٹیوں کی اقسام میں سب سے مشہور قسم جنس اٹا (Atta) ہے۔ استوائی جنگلات میں اٹا چیونٹیاں درختوں اور جھاڑیوں کے ۱۲ سے ۱۷ فیصد پتے اور پھول توڑتی نیز کھلے علاقوں میں گھاس کاٹتی ہیں۔ تاہم یہ فصلوں کے پودوں کو بھی نہیں چھوڑتیں، اس لئے یہ نئی دنیا میں فصلوں کو نقصان پہنچانے والا بنیادی موذی (Pest) بھی ہے۔ گو وہ بصورت نامیاتی مواد، جنگلوں اور گھاس کے میدانوں کی مٹی کو کھاد فراہم کرکے انہیں زرخیز بھی بناتی ہیں۔ یہ نامیاتی مواد ان کے اجسام اور اس گلے سڑے مواد پر مبنی ہوتا ہے جو کھمبیوں کی کاشت میں استعمال نہیں ہوتا ہے۔ (ماہنامہ اردو ڈائجسٹ اکتوبر ۲۰۰۵ء)

(بحوالہ روزنامہ الفضل

☆☆☆☆

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے۔ جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کرلیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔ سورۃ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں۔

4۔ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ 〈البقرۃ 251〉

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔﴾ (آل عمران :9)

(ترجمہ) : اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ درود شریف روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں۔

☾☾☾☾☾☾☾

درخواست دُعا

☆ -مکرم ماسٹر کپور صاحب ماسٹر لاکھن ماجرہ ایکسڈنٹ کے سبب پیر میں فریکچر کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں اسی طرح ان کی پوتی مہک بنت سلیم صاحب جو تقریباً ایک سال کی ہے مگر ڈاکٹروں نے دماغ میں نقص بتایا ہے۔ علاج جاری ہے اس کی شفایابی اور تمام افراد خاندان کے صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ بدر)

☆ -رشید خان صاحب آف مکتدی پور اپنی اور اہلیہ کی پریشانی کے ازالہ اور ہر شر سے محفوظ و مامون رہنے کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (غلام حیدر خان معلم وقف جدید مقتدی پور کٹک)

☆ -خاکسار کے ماموں رانا یوسف علی صاحب اہرانول سرہالہ کلاں ضلع فیصل آباد کی بائیں ٹانگ گرنے کی وجہ سے دوجگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ عمر رسیدہ ہیں۔ نیز مکرم رانا عبدالمجید صاحب آف باب الابواب ربوہ کو گذشتہ سال فالج کا اٹیک ہوا تھا جس کا زبان پر ابھی تک کافی اثر ہے۔ ہر دو بزرگوں کے لئے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم دونوں کو صحت وسلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ (سلطان احمد خان پاکستان)

صوبائی وزونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش بسلسلہ خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد وشمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت
بھارت کی مختلف جماعتوں میں
جلسہ "یومِ مصلح موعودؓ" کا کامیاب انعقاد

چنداپور آندھرا: ۲۰؍فروری کو مکرم غلام محمد صاحب صدر جماعت چنداپور وکاماریڈی کی زیرصدارت مسجد نور میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک عطاء اللہ صاحب نے کی۔ مکرم شوکت احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے کلام سے ایک نظم سنائی۔ خاکسار نے متن پیشگوئی پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ناصر صاحب اور مکرم مظفر احمد صاحب، محمد اقبال صاحب کنڈوری اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے حوالے سے سیرت حضرت مصلح موعودؓ پر مختلف تقاریر کیں۔ صدر اجلاس کے خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ جلسہ کی تمام کاروائی مجلس خدام الاحمدیہ چنداپور کے تحت ہوئی۔ جلسہ میں تمام جماعت کے افراد انصار، خدام، لجنہ، اطفال و ناصرات نے شرکت کی۔ جلسہ ختم ہونے کے بعد مکرم محمد ناصر احمد صاحب قائد مجلس کی طرف سے تمام لوگوں کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ (شیخ نور احمد میاں معلم سلسلہ چنداپور)

وڈمان آندھرا: ۲۰؍فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء وڈمان میں زیرصدارت مکرم نصیر احمد خادم صاحب جلسہ ہوا۔ مکرم فضل احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم جلال الدین صاحب کی نظم خوانی کے بعد نظم مکرم مولوی نصیر احمد خادم صاحب نے جلسہ کا پس منظر، غرض و غایت اور متن پیشگوئی پیش کیا۔ خاکسار اور مکرم ظہیر احمد صاحب نے تقریر کی۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (طاہر احمد پونچھی معلم سلسلہ وڈمان سرکل چنتہ کنٹہ)

جڑچرلہ (آندھرا): مورخہ ۲۰؍فروری کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب وعشاء خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ جلسہ میں انصار، خدام، اطفال، لجنات و ناصرات شامل ہوئیں۔ مکرم محمد احمد خان صاحب کی تلاوت اور مکرم میر احمد اشتیاق صاحب ناظم اطفال کی نظم خوانی کے بعد متن پیشگوئی مکرم میر احمد اسلم صاحب نے پڑھا۔ بعدہٗ مکرم میر احمد اشفاق صاحب، مکرم سعادت احمد صاحب نائب قائد مجلس، مکرم عبدالمناف صاحب خادم سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ بعدہٗ تمام خدام، انصار اور اطفال کا کلوّ جمیعًا کا پروگرام تھا۔ (محمد ذاکر قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑچرلہ)

زیر اہتمام مجلس اطفال الاحمدیہ: مجلس اطفال الاحمدیہ جڑچرلہ کے تحت مورخہ ۲؍مارچ ۲۰۰۸ء کو بعد نماز مغرب وعشاء زیرصدارت مکرم میر احمد اشتیاق صاحب ناظم اطفال جڑچرلہ مکرم محمد ذاکر احمد صاحب قائد مجلس جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ عزیزم محمد شاکر نے تلاوت کی ترجمہ عزیزم میر احمد عامر نے سنایا اور نظم عزیزم میر احمد فائز نے سنائی۔ بعدہٗ عزیزم محمد تنویر احمد فلاح نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خلافت کے تعلق سے حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس عزیزم منیر احمد جنید نے سنایا۔ خاکسار اور عزیزم فرحان احمد نے تقریر کی۔ پھر ناصرات کی بچیوں نے ہمارا خلافت پہ ایمان ہے ترانہ نہایت خوش الحانی سے سنایا۔ آخری تقریر محمد تنویر احمد فلاح کی ہوئی۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی۔ (عبدالمناف بنگال معلم وقف جدید بیرون)

ظہیر آباد (آندھرا): ۲۴؍فروری کو بعد نماز ظہر جماعت احمدیہ ظہیر آباد نے محترم اقبال احمد صاحب سیکرٹری مال کے مکان پر جلسہ منعقد کیا۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے متن پیشگوئی پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے بیان کئے۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔
(سمیر احمد مبلغ سلسلہ ظہیر آباد)

چنتہ کنٹہ (آندھرا): مورخہ ۲۴؍فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء زیرصدارت محترم صوبائی امیر صاحب آندھرا پردیش مسجد فضل عمر میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ نہایت اہتمام کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت منعقد کیا گیا۔ پردہ کی رعایت سے لجنہ و ناصرات نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ مکرم انیس احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم بشارت احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم بی انوار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، محترم محمود احمد بابو صاحب قائم مقام امیر جماعت، مکرم مولوی نورالدین احمد ناصر معلم سلسلہ، مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب نے تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگراموں نیز مالی جہاد میں سو فیصد حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تمام احباب و مستورات کی تواضع بھی کی گئی۔ (نورالدین احمد ناصر امروہی معلم سلسلہ جماعت چنتہ کنٹہ)

کرڈاپلی: جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے بڑے جوق وشوق کے ساتھ "یوم مصلح موعودؓ" منایا۔ ۲۰؍فروری کو جامع مسجد میں اور ۲۱؍فروری کو حلقے کی مسجد طاہر میں صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی کے زیرصدارت جلسہ منعقد کیا۔ دونوں جلسہ میں مبلغ صاحب اور معلم صاحب کے تقریر کے علاوہ جماعت کے بزرگوں نے بھی تقریریں کی اور نظمیں پڑھیں۔ پہلے دن ۴۰۰ کی تعداد میں اور دوسرے دن ۲۰۰ کی تعداد میں حاضری تھی۔ مقامی احباب کے تعاون سے دونوں دن شیرینی تقسیم کی گئی۔ علاوہ ازیں لجنہ بھی دوروز جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا اس موقعہ پر چراغاں بھی کیا گیا۔ (اسماعیل احمد خان مبلغ سلسلہ کرڈاپلی اڑیسہ)

کیرنگ (اڑیسہ): ۲۰؍فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء کیرنگ کی ہر سہ مساجد میں جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ جامع مسجد کیرنگ میں مکرم شیخ ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ اور مسجد احمدیہ محمود آباد اور مسجد نور میں نگران حلقہ جات کی زیرصدارت جلسہ منعقد ہوا۔ ہرسہ مساجد میں تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد خاکسار و معلمین کیرنگ کے علاوہ کیرنگ کے بعض مقررین نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ ہر جلسہ میں کثیر تعداد میں مرد وزن نے شرکت کی۔ بعد اجتماعی دُعا کے بعد احباب جماعت میں شیرینی تقسیم کی گئی۔
(سید آفتاب احمد نیر مبلغ سلسلہ کیرنگ)

اندورہ کشمیر: ۲۰؍فروری کو بعد نماز عصر تا مغرب جلسہ یوم المصلح الموعودؓ جماعتی روایات کے مطابق منایا گیا۔ عزیزم مکرم وسیم احمد خان صاحب کی تلاوت کے بعد پیشگوئی کا متن مکرم سجاد احمد خان قائد مجلس نے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم امتیاز احمد خان نے نعت پڑھی۔ بعدہٗ محمد مقبول صاحب حامد اور صدر جلسہ محمد ابراہیم خان صاحب کی تقریر دُعا کے بعد احباب کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اجلاس میں کثرت سے احباب نے شرکت کی۔
(راجہ منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر)

چارکوٹ جموں و کشمیر: ۲۲؍فروری کو بعد نماز جمعہ زیرصدارت محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترم مولی عزیز الدین صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی نے کی اور پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن مکرم محمد یعقوب صاحب نے پڑھا اور نظم محترم ڈاکٹر محمد اسلم صاحب نے پڑھی میں مکرم محمد یٰسین صاحب معلم وقف جدید بیرون نے تقریر کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (نثار احمد ساجد خادم سلسلہ چارکوٹ)

ارتال (جموں کشمیر): جماعت احمدیہ ارتال نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ بڑے اہتمام سے منعقد کیا۔ اجلاس کا افتتاح مکرم مولوی عبدالباسط صاحب معلم کی تلاوت سے ہوا۔ ایک طفل کی نظم کے بعد ایک خادم نے پیشگوئی کا متن زبانی پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ایک چھوٹی بچی نے نظم پڑھ کر سنائی اور خاکسار نے یوم مصلح کا پس منظر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے اس عظیم الشان نشان پر روشنی ڈالی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔ (شوکت علی مبلغ سلسلہ راجوری زون)

شورت (کشمیر): ۲۰؍فروری کو بعد نماز عصر جماعت احمدیہ شورت نے جلسہ منعقد کیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ شورت کی، مکرم مولوی فیاض احمد ڈار معلم جماعت کی تلاوت مکرم ریاض احمد ڈار کی نظم خوانی کے بعد مکرم ظہور احمد ناصر، مکرم سجاد احمد پڈر، مکرم غلام حسن ڈار، مکرم ریاض احمد ڈار اور مکرم عبدالعزیز ڈار نے تقریر کی۔ دوران جلسہ حاضرین کو چائے پلائی گئی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔
(مشتاق احمد لون صدر جماعت احمدیہ شورت کشمیر)

کولم کیرلہ: ۲۴؍فروری کو نماز عصر کے بعد جلسہ رکھا گیا۔ صدر جماعت اور خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے عنوان پر تقریر کی۔ ۶؍بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سی ایچ نثار احمد معلم جماعت احمدیہ کولم)

تمکواڑی (کرناٹک): تمکواڈی میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ نہایت اہتمام سے کیا گیا۔ جس میں انصار خدام، لجنہ ناصرات شامل ہوئے۔ بچوں اور بڑوں نے اچھے رنگ میں کنڑا اور اردو میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ آخر پر چائے بسکٹ اور دُعا کے ساتھ پروگرام ختم ہوا۔

بلاری (کرناٹک): مورخہ ۲۰؍فروری کو بلاری میں مکرم ابونعیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کے مکان اور ان کی ہی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم عابد احمد شریف نے کی اور متن مصلح موعودؓ عزیزم طاہر احمد شریف نے پڑھ کر سنایا۔ مکرم محمد اکبر نوری صاحب نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم مجیب اللہ خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر میں صدارتی خطاب ہوا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں مستورات پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔ (شیخ برہان احمد مبلغ سلسلہ بلاری کرناٹک)

سورب لجنہ و ناصرات (کرناٹک): مورخہ ۲۱؍فروری کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سورب نے جلسہ یومِ مصلح موعودؓ مسجد احمدیہ میں منعقد کیا۔ مسجد کو خوبصورت ڈھنگ سے سجایا گیا تھا۔ محترمہ مسرت زریں صاحبہ کی زیرصدارت ٹھیک بارہ بجے محترمہ رحمت النساء صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ نصیرہ بشیر صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ عہد دہرانے کے بعد حمدیہ کلام پڑھا گیا۔ نعت خاکسار اور نصیرہ بشیر صاحبہ نے پڑھی۔ محترمہ صدر صاحبہ نے حدیث نبوی پیش کی۔ عزیزہ صوفی رشید نے متن پیش کیا۔ وقفہ کے بعد مسجد کے صحن میں تمام ممبرات کا کلو جمیعًا ہوا۔ تین بجے دوسرا اجلاس محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت محترم سیما انجم نے پڑھی، محترمہ ناظمہ کلیم اور آصفہ پروین نے نہایت خوش الحانی سے ترانہ پیش کیا۔ محترمہ نصرت خلیل، سلطانہ ناصر، عائشہ صدیقہ، عشرت مظفر اور ناصرہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کی اور مضامین

پڑھے۔ دورانِ جلسہ بچیوں نے ترانے پڑھے۔ اس کے بعد محترمہ سلطانہ ناصر سیکرٹری تعلیم نے کوئز پروگرام کے تحت سوالات پوچھے تمام ممبرات نے بڑے ذوق سے جوابات دیئے۔ اسی طرح انہوں نے ایک پروگرام اور رکھا جس میں تمام ممبرات نے دو اشعار خلافتِ احمدیہ کے متعلق اور دو اشعار حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق زبانی ترنم سے پڑھے۔ یہ پروگرام بڑا دلچسپ رہا اس کے بعد دو ٹیموں کی بیت بازی کا دلچسپ مقابلہ ہوا۔ آخر میں صدر اجلاس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

آخر میں صدر لجنہ مقامی نے خطاب کیا آپ نے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ ہمیں خلافت جوبلی کا سال منانا نصیب ہو رہا ہے۔ آپ نے خلافت جوبلی کے دیگر پروگراموں کی طرف بھی توجہ دلائی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا اور چائے اور شیرینی سے سب کی تواضع کی گئی۔ جلسہ کے آخر میں کھیلیں ہوئیں جس سے ممبرات بہت لطف اندوز ہوئیں۔ (ریشما ریاض نائب جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سورب)

شموگہ (کرناٹک): مورخہ ۲۰ رفروری کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے جماعت احمدیہ شموگہ نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت منعقد کیا۔ پروگرام نماز تہجد سے شروع ہوئے۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن اور اجتماعی دُعا ہوئی۔ اجتماعی طور پر ناشتے کا بھی انتظام کیا گیا۔ بعد ناشتہ ۹ بجے تا ۲ بجے لجنہ و ناصرات نے جلسہ کیا۔ اس دوران انصار، خدام و اطفال کے کھیل اور کوئز کے مقابلے کروائے گئے۔ دوپہر کے اجتماعی کھانے کے بعد ٹھیک ۳ بجے یوم مصلح موعود کے پروگرام زیر صدارت مکرم اللہ بخش صاحب صدر جماعت احمدیہ شموگہ شروع ہوا۔ تلاوت، نظم اور متن پیشگوئی کے بعد مصلح موعودؓ کی سیرۃ و سوانح کے حوالے سے مختلف تقاریر ہوئیں۔ بعدۂ کھیل و کوئز میں حصہ لینے والوں کو انعامات دیئے گئے اور مکرم جاوید احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے سوانح حضرت مصلح موعودؓ کے حوالے سے خدام کو دینی کاموں کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار نے استحکام خلافت اور حضرت مصلح موعودؓ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم صدر اجلاس کے خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ (شیخ سمیع الرحمٰن مبلغ سلسلہ)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی نے زیر صدارت مکرم عبد القادر نبی صاحب منیار ''الحق بلڈنگ'' میں ۲۴ رفروری کو بعد نماز عصر جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم محمد بشیر الدین صاحب گلبرگہ کی تلاوت اور مکرم ظہیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد پیشگوئی المصلح الموعود کا متن مکرم عظیم خان صاحب نے پڑھا۔ بعدۂ مکرم مشہود احمد صاحب طاہر، مکرم سید افضل احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب، مکرم مولوی عقیل احمد صاحب سہارنپوری، مکرم انوار احمد صاحب، مکرم پرویز خان صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد حاضرین مجلس کے لئے طعام کا انتظام تھا۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ ممبئی)

پردا (چھتیس گڑھ): ۲۰ رفروری کو دوپہر ۲ بجے تا ۴ بجے جلسہ یوم مصلح موعودؓ مسجد احمدیہ میں نہایت اہتمام سے منعقد کیا گیا۔ مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت کی زیر صدارت پروگرام کا آغاز ہوا۔ عزیز شکیل احمد دانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم شیخ مامون احمد صاحب معلم، افضل خان صاحب معلم سلسلہ نے پروگرام میں حصہ لیا۔ خاکسار کی تقریر اور محترم صدر جلسہ کے خطاب کے بعد پروگرام اختتام کو پہنچا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر شیرینی تقسیم کی گئی۔

بسنہ (چھتیس گڑھ): اسی روز بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب احمدیہ مشن بسنہ ''بیعت العافیت'' میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ پہلی مرتبہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مکرم سید منیر الدین شاہ، مکرم افضل خان صاحب معلم، مکرم شجاعت علی معلم، مکرم شیخ مامون معلم، مکرم افتخار الرحمٰن معلم، مکرم صلاح الدین ایوبی، مکرم لقمان احمد شاہ، مکرم محمد عزیز معلم، مکرم سید قمر الدین شاہ سیکرٹری مال۔ مکرم انیس احمد دانی صدر جماعت بسنہ پردا اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ مستورات نے بھی پردہ کی رعایت سے شرکت کی۔

پنڈری پانی (چھتیس گڑھ): پنڈری پانی میں اُسی روز بعد نماز ظہر وعصر مکرم سلطان قادری کے مکان پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ مکرم مولوی منیر احمد دانی معلم، مکرم عبد السلیمان، مکرم سلطان قادری، مکرم شاکر دانی نے تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

برپلاڈیہ (چھتیس گڑھ): مورخہ ۲۰ رفروری کو ہی بعد نماز ظہر وعصر برپلاڈیہ میں مکرم طاہر احمد صاحب کے مکان پر جلسہ کیا گیا۔ عزیز نور احمد، طاہر احمد، مکرم افتخار الرحمٰن معلم سلسلہ نے پروگرام میں حصہ لیا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ (حلیم احمد خان مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

سالی چوکہ (ایم پی): ۲۰ رفروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم عباس علی صاحب صدر جماعت احمدیہ کریلی منعقد ہوا۔ مکرم حافظ اشرف محمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم جمیل احمد صاحب ملکانہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن اور اس کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم مولوی منور علی صاحب صدیقی نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریرات کی رُو سے خلافت کی برکات، مکرم مولوی مطلوب احمد صاحب خورشید نے ''مصلح موعودؓ کی تحریرات کی رُو سے خلافت وخلیفہ کا مقام'' مکرم انوار احمد صاحب اٹارسی نے خلافت احمدیہ کی برکات کے عناوین پر تقاریر کیں۔ مہمان خصوصی حفیظ احمد صاحب صدر جماعت اٹارسی کے خطاب و دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ مضافات کے غیر مسلم و غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ (پرویز عالم سرکل انچارج سالی چوکہ)

اٹارسی (ایم پی): مورخہ ۲۶ رفروری کو لجنہ اماء اللہ اٹارسی نے احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد کیا۔ محترم اسماء خاتون صاحبہ اہلیہ محترم مولوی سیّد قیام الدین برق صاحب مبلغ سلسلہ کی تلاوت کلام پاک سے کاروائی کا آغاز عمل میں آیا۔ نظم مکرمہ امۃ الشافی صاحبہ نے پیش کی۔ جبکہ عہد نامہ شہناز بیگم صاحبہ نے دہرایا۔ بعدۂ علی الترتیب درج ذیل لجنہ و ناصرات نے تقاریر کیں۔ بشریٰ بیگم، مسرّت بیگم، نعمت بیگم، نسیم شیریں بیگم اور خاکسار شاہدہ بیگم صدر لجنہ مقامی۔ آخری تقریر پردہ کی رعایت سے مبلغ سلسلہ مقامی مکرم مولوی سیّد قیام الدین صاحب برق کی ہوئی۔ محترم مولوی صاحب نے تفصیل کے ساتھ یوم مصلح موعودؓ کی حقیقت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے بعد حاضرین جلسہ میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شاہدہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ اٹارسی)

شاہجہانپور (یوپی): مورخہ ۲۰ رفروری لجنہ اماء اللہ نے جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا جس میں قرآن کریم کی تلاوت کے بعد مختلف نظمیں و ترانہ کے علاوہ ناصرات و لجنہ نے مختلف عناوین پر تقاریر کیں۔ جلسہ کے بعد چائے سے تواضع کی گئی۔ مورخہ ۲۲ رفروری کو بعد نماز جمعہ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد خاکسار نے یوم مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کیا۔ مکرم صدر صاحب کی دُعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد سعادت خادم سلسلہ)

بھوڈیہ کھیڑا (ہریانہ): بھوڈیہ کھیڑا میں زیر صدارت مکرم شہاب دین صاحب جلسہ یوم مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰ رفروری کو بعد نماز مغرب وعشاء منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم مکرم محسن علی صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ مکرم وزیر احمد صاحب قائد مجلس نے پیشگوئی حضرت مصلح موعودؓ اور عزیزم عازم خان نے نظم پیش کی۔ خاکسار کی تقریر کے بعد صدر جلسہ نے دُعا کروائی اور احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (اختر الدین خان مبلغ سلسلہ)

ہندوستان کے وزیر اعظم ہند سے ملاقات اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۳۱ ردسمبر کو عزّت مآب ڈاکٹر منموہن سنگھ وزیر اعظم ھندوستان سے ان کی رہائش گاہ نئی دہلی میں ملاقات کی گئی۔ اس موقع پر موصوف وزیر اعظم صاحب کی خدمت میں خاکسار کی قومی یکجہتی وحبّ وطن پر مبنی لکھی نظم کے علاوہ قادیان سے شائع ہونے والا ماہانہ ہندی رسالہ راہ ایمان اور ۲ کتب پیش کی گئیں۔ مذکورہ رسالہ کے ٹائیٹل صفحہ پر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ کی قیادت میں وزیر اعظم صاحب سے ہوئی ملاقات کی تصاویر شائع تھیں۔ راہِ ایمان ماہِ مارچ ۲۰۰۵ء میں شائع اپنی تصویر دیکھ کر موصوف عزّت مآب وزیر اعظم صاحب نے متاثر ہو کر فرمایا کہ میں احمدیہ مسلم جماعت سے بخوبی واقف ہوں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر مساعی کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

ولادت و درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو پہلے پوتے سے نوازا ہے۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم نصیر الدین شمس اور بہو عزیزہ نعیمہ شمس (بنت زرتشت منیر احمد خان صاحب امیر جماعت ناروے) کے ہاں بیٹا ۲۹ رجنوری ۲۰۰۸ء کو ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچہ کا نام اپنے پڑدادا کے نام پر ''جلال الدین شمس'' رکھا۔ نومولود واقف نو ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو حقیقت میں جلال الدین شمس بنائے اور ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھتے ہوئے صحت و کام والی بابرکت لمبی عمر سے نوازتے ہوئے مقبول خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرماتا رہے اور اپنے والدین اور بزرگوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(منیر الدین شمس ابن خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ ایڈیشنل وکیل التصنیف۔ مقیم انگلستان)

اعلان نکاح

۱۔ مکرم مجیب احمد صاحب بٹ ابن مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن دفتر بدر قادیان کا نکاح مسماۃ رقیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم رشید اختر صاحب آف وڈمان ضلع محبوب نگر آندھرا پردیش کے ساتھ یکم فروری ۲۰۰۸ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔

۲۔ اسی طرح مکرم احسن احمد صاحب ولد مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش مرحوم قادیان کا نکاح ہمراہ مسماۃ آصفہ شمیم بنت مکرم عبد الخالق صاحب گنائی ساکن رشی نگر شوپیان کشمیر مورخہ ۱۸ رفروری ۲۰۰۸ء کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک میں ۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے ہر دو رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (مینیجر بدر)

دُعائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی خوشدامنہ محترم زاہدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سعد اللہ صاحب آف سکندر آباد مورخہ ۲۱ رفروری ۲۰۰۸ء بروز جمعرات وفات پاگئیں ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے پیچھے شوہر کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑ گئیں ہیں۔ تینوں بیٹیاں بفضلہٖ تعالیٰ قادیان میں رہائش پذیر ہیں۔ مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ (صغیر احمد طاہر دفتر تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 16941 :: میں ناظمہ اختر زوجہ قریشی غلام احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1974ء ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24/1/2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 10000 روپئے بذمہ خاوند۔ طلائی انگوٹھی ایک عدد 4 گرام قیمت اندازاً 3000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت کیم فروری 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی غلام احمد صابر　　　الامۃ ناظمہ اختر　　　گواہ قریشی انعام الحق

نوٹ: یہ وصیت بعد تصحیح دوبارہ شائع کی جا رہی ھے۔

وصیت 16954 :: میں کے ایم منصور احمد ولد کے ایم موئیتین کنجو قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن آدی ناڈ ڈاکخانہ کائل کڈو ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ 14 سینٹ زمین بمقام آدی ناڈ سروے نمبر 7-7073/2/2۔ موجودہ قیمت اندازاً 700000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ اے محمد سلیم　　　العبد ڈاکٹر کے ایم منصور احمد　　　گواہ ٹی شفیق احمد

وصیت 16955 :: میں شفینہ سمیر زوجہ اے سمیر احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/11/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار چار عدد 77 گرام، چوڑی سات عدد 110 گرام، انگوٹھی پانچ عدد 13 گرام، بالی چار عدد 6 گرام، بریسلیٹ ایک عدد 7 گرام، پازیانہ ایک سیٹ 16.200 گرام۔ کل قیمت 189090 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　　الامۃ شفینہ سمیر　　　گواہ شہید احمد

وصیت 16956 :: میں اے سمیر احمد ولد اے احمد شریف قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　　العبد اے سمیر احمد　　　گواہ اے شہید احمد

وصیت 16957 :: میں سی بلقیس شاجی زوجہ شاجی جلال قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/2006 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی: ایک عدد ہار 14 گرام، انگوٹھی ایک عدد 1 گرام، ایک جوڑی بالی 4 گرام۔ کل قیمت اندازاً 16150 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　　الامۃ سی بلقیس شاجی　　　گواہ محمد فضل

وصیت 16958 :: میں شاجی جلال وی ولد جلال الدین قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 26 سال ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　　العبد شاجی جلال　　　گواہ محمد فضل احمد

وصیت 16959 :: میں وی کے جلال الدین ولد کویا مٹی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 52 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/2006 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی شفیق احمد　　　العبد وی کے جلال الدین　　　گواہ محمد فضل

وصیت 16960 :: میں ایس کے شریف الدین ولد خلیل الدین قوم احمدی مسلم پیشہ تجارت عمر 40 پیدائشی احمدی ساکن کرونا گاپلی ڈاکخانہ مینا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/12/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ سات سینٹ زمین بمقام کرونا گاپلی سروے نمبر 6004/4 موجودہ قیمت اندازاً 490000 روپئے۔ دس سینٹ زمین بمقام کل کڈو سروے نمبر 2580 موجودہ قیمت اندازاً 200000 روپئے۔ دس سینٹ زمین بمقام کرونا گاپلی سروے نمبر 1-2-1/515 موجودہ قیمت اندازاً 410000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 50000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ٹی شفیق احمد　　　العبد ایس کے شریف الدین　　　گواہ محمد فضل

وصیت 16961 :: میں حنیف خان ولد شہاب الدین قوم شیخ میر پیشہ ملازمت عمر 27 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن چندہریہ ڈاکخانہ چندہریہ ضلع چتوڑ گڑھ صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 21/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس میرے پاس رہائش کا ایک مکان نیز ایک کھیتی کی زمین ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ جب بھی حصہ ملے گا دفتر کو مطلع کردیا جائے گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ حافظ سعید احمد　　　العبد حنیف خان　　　گواہ نصیر الحق

بقیہ : مضمون از صفحہ9

میں مہمانی تیار کرتا ہے جب بھی وہ مسجد کی طرف جاتا ہے۔(بخاری ومسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے گھر سے وضو کرکے مسجد کی طرف چلتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے فرائض و احکام کی بجا آوری کرسکے تو ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹاتا ہے اور دوسرے قدم پر اس کے درجہ کو بلند کیا جاتا ہے۔(مسلم)

حضرت جریر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور اس وقت چاند بھی مکمل تھا۔آپ ﷺ نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تم یقیناً اپنے رب کو بالکل اسی طرح دیکھو گے جس طرح اس چاند کو بغیر کسی رکاوٹ کے دیکھ رہے ہو۔اگر اس کے لئے تم کچھ کرسکتے ہو تو یہ ہے کہ کبھی بھی نماز فجر اور نماز عصر سے کوتاہی اور غفلت نہ برتو۔(بخاری ومسلم)

حضرت بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز عصر سے کوتاہی کرتا ہے اس کے سارے اعمال ضائع گئے۔حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لئے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں"۔(ترمذی کتاب التفسیر سورۃ التوبہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز باجماعت کا ثواب ۲۷ گنا سے بھی زائد ملتا ہے بہ نسبت اس شخص کے جو اکیلے خود ہی نماز پڑھ لیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باجماعت نماز ادا کرنا گھر اور بازار میں اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس گناہ زیادہ اجر کا موجب ہے۔تم میں سے جب کوئی اچھی طرح وضو کرکے مسجد میں محض نماز کی خاطر آئے تو وہ کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلہ میں اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے۔اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب وہ مسجد میں آجاتا ہے تو جب تک وہ نماز کے لئے وہاں رُکا ہے نماز ہی میں شامل ہوگا اس کے لئے فرشتے دُعائیں کرتے ہیں کہ اللّٰھم اغفرلہ اللّٰھم ارحمہ یعنی اے اللہ اس کو بخش دے اور اے اللہ اس پر رحم فرما۔یہ حالت اس وقت تک رہتی ہے جب تک کہ وہ کسی اور کام یا بات میں مصروف نہیں ہو جاتا۔(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ فی المسجد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بعض اوقات مجھے خیال آیا کہ میں ایندھن جمع کرنے کے لئے کہوں پھر نماز کے لئے کہوں اور جو لوگ نماز کے لئے نہیں آئے جاؤں اور پھر اُن کے گھروں کو اُن کی آنکھوں کے سامنے آگ لگادوں۔(بخاری مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسا رحیم و کریم انسان بھی نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں سے مسجد میں نہ آنے والوں سے کس قدر خفگی اور ناراضگی کا اظہار فرمارہے ہیں گویا نماز مسجد ہی میں ہے ادا کی جائے یا جہاں مسجد نہ ہو وہاں گھروں پر حتی الوسع باجماعت ہی ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

ان احادیث کا مضمون نہایت واضح ہے آپؐ نے امت کو مختلف طریقوں سے نماز باجماعت کی اہمیت واضح کی اور انہیں مسجد آکر نماز ادا کرنے کی تلقین کی۔

☆☆☆☆

بقیہ اقتباس از صفحہ اوّل

اطاعت رسول کا وہ نمونہ دکھایا اور اس کی استقامت ایسی فوق الکرامت ثابت ہوئی کہ جو ان کو دیکھتا تھا وہ بے اختیار ہو کر ان کی طرف چلا آتا تھا۔غرض صحابہ کی سی حالت اور حوادث کی ضرورت اب بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔اطاعت ہو تو ویسی ہو۔باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ج ۲۔ص ۲۴۶۔۲۴۸۔زیر سورۃ النساء آیت:۶۰)

بقیہ : مضمون از صفحہ8

گوشہ میں میری قبر ہوتا خدائے عزوجل کا نام میرے کان میں پڑتا رہے کیا عجب کہ یہی ذریعہ مغفرت ہو۔چنانچہ جس دن مسجد کی عمارت بہمہ وجوہ مکمل ہوگئی اور شاید فرش کی چند اینٹیں باقی تھیں کہ حضرت والد صاحب صرف چندروز بیمار رہ کر مرض پیچش سے فوت ہوگئے اور اِس مسجد کے اسی گوشہ میں جہاں انہوں نے کھڑے ہو کر نشان کیا تھا دفن کئے گئے۔اللّٰھم ارحمہ واد خلہ الجنۃ۔آمین۔قریباً اسّی یا پچاسی برس کے عمر پائی۔

ان کی یہ حسرت کی باتیں کہ مَیں نے کیوں دنیا کے لئے وقت عزیز کھویا اب تک میرے دل پر درد ناک اثر ڈال رہی ہیں اور مَیں جانتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو دنیا کا طالب ہوگا آخر اس حسرت کو ساتھ لے جائے گا۔جس نے سمجھنا ہو سمجھے۔میری عمر قریباً چونتیس یا پینتیس برس کے ہوگی جب حضرت والد صاحب کا انتقال ہوا۔مجھے ایک خواب میں بتایا گیا تھا کہ اب ان کے انتقال کا وقت قریب ہے۔مَیں اس وقت لاہور میں تھا جب مجھے یہ خواب آیا تھا۔تب میں جلدی سے قادیان پہنچا اور ان کو مرض زحیر میں مبتلا پایا۔لیکن یہ امید ہرگز نہ تھی کہ وہ دوسرے دن میرے آنے سے فوت ہوجائیں گے کیونکہ مرض کی شدّت کم ہوگئی تھی۔اور وہ بڑے استقلال سے بیٹھے رہتے تھے۔دوسرے دن شدت دوپہر کے وقت ہم سب عزیز ان کی خدمت میں حاضر تھے کہ مرزا صاحب نے مہربانی سے مجھے فرمایا کہ اس وقت تم ذرا آرام کرلو کیونکہ جون کا مہینہ تھا اور گرمی سخت پڑتی تھی۔مَیں آرام کے لئے ایک چوبارہ میں چلا گیا اور ایک نوکر پَیر دبانے لگا کہ اتنے میں تھوڑی سی غنودگی ہوکر مجھے الہام ہوا"والسماء والطارق یعنی قسم ہے آسمان کی جو قضاوقدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اس حادثہ کی جو آج آفتاب کے غروب کے بعد نازل ہوگا۔اور مجھے سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پُرسی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارا والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائے گا۔" سبحان اللہ! کیا شان خداوندِ عظیم ہے کہ ایک شخص جو اپنی عمر ضائع ہونے پر حسرت کرتا ہوا فوت ہوا ہے اُس کی وفات کو عزا پرسی کے طور پر بیان فرماتا ہے۔اس بات سے اکثر لوگ تعجب کرینگے کہ خدا تعالیٰ کی عزا پُرسی کیا معنی رکھتی ہے۔مگر یاد رہے کہ حضرت عزّت جلّ شانہٗ جب کسی کو رحمت سے دیکھتا ہے تو ایک دوست کی طرح ایسے معاملات اس سے کرتا ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ہنسنا بھی جو حدیثوں میں آیا ہے انہی معنوں کے لحاظ سے ہے۔

اب خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب مجھے حضرت والد صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت اللہ جلّ شانہٗ کی طرف سے یہ الہام ہوا جو مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے تو بشریت کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدن حضرت والد صاحب کی زندگی سے وابستہ ہیں پھر نہ معلوم کیا کیا ابتلاء ہمیں پیش آئے گا۔تب اُسی وقت یہ دوسرا الہام ہوا:-

"الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ"

یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟ اور اس الہام نے عجیب سکینت اور اطمینان بخشا اور فولادی میخ کی طرح میرے دل میں دھنس گیا۔پس مجھے اس خدائے عزّ وجلّ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے اپنے اس مبشرانہ الہام کو ایسے طور سے مجھے سچا کر کے دکھلایا کہ میرے خیال اور گمان میں بھی نہ تھا۔میرا وہ ایسا متکفل ہوا کہ کبھی کسی کا باپ ہرگز ایسا متکفل نہیں ہوگا۔میرے پر اس کے وہ متواتر احسان ہوئے کہ بالکل محال ہے کہ مَیں ان کا شمار کرسکوں اور میرے والد صاحب اُسی دن بعد غروب آفتاب فوت ہوگئے۔یہ ایک پہلا دن تھا جو مَیں نے بذریعہ خدا کے الہام کے ایسا رحمت کا نشان دیکھا جس کی نسبت مَیں خیال نہیں کرسکتا کہ میری زندگی میں کبھی منقطع ہو۔مَیں نے اس الہام کو انہی دنوں میں ایک نگینہ میں کھدوا کر اُس کی انگشتری بنائی جو بڑی حفاظت سے اب تک رکھی ہوئی ہے۔غرض میری زندگی قریب قریب چالیس برس کے زیر سایہ والد بزرگوار کے گذری۔ایک طرف اُن کا دنیا سے اُٹھایا جانا تھا اور ایک طرف بڑے زور شور سے سلسلہ مکالماتِ الٰہیہ کا مجھ سے شروع ہوا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۲-۱۹۵حاشیہ)

☆☆☆☆☆☆

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز | الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ | کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ | گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 | 047-6215747

E D I T O R
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 27th March 2008 | Issue No. 13

S U B S C R I P T I O N
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اللہ تعالیٰ حلیم ہے اور اپنے بندوں سے صَرفِ نظر کرتا ہے اور باوجود ان کی زیادتیوں کے فوری طور پر پکڑ نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کو بھی اپنی صفات کا پرتو بننے کا حکم دیا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم وادراک آپؐ سے بڑھ کر کسی کو حاصل نہیں ہوا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۱؍مارچ ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ جمعہ میں میں نے اللہ تعالیٰ کی صفت حلم کے متعلق ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ باوجود بعض لوگوں اور قوموں کے حد سے زیادہ نافرمانیوں میں بڑھے ہوئے ہونے کے اللہ تعالیٰ اپنی صفت حلم کے تحت ایسے لوگوں اور قوموں سے صَرفِ نظر کرتے ہوئے فوری پکڑ نہیں کرتا اگر وہ ایسا سلوک نہ کرے اور فوری سزا اور انتقام کی صفات حرکت میں آجائیں تو دنیا میں کوئی فرد بشر بلکہ کوئی جاندار بھی زندہ نہ بچ سکے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے والوں کو بھی اس کی صفات کا پرتو بننے کا حکم دیا ہے اس اعتبار سے مومنین پر بھی اللہ تعالیٰ کی صفت حلم کو اپنانا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ اللہ کی صفات میں رنگین ہو اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں اللہ تعالیٰ کی صفات کا فہم وادراک آپ سے بڑھ کر کسی کو حاصل نہیں ہوا چنانچہ آج کے خطبہ میں بعض احادیث پیش کروں گا جن سے یہ ثابت ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر حلیم اور بُردبار تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دوران گفتگو بار بار آپ کی داڑھی کی طرف ہاتھ بڑھاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا ہاتھ اپنی تلوار سے ہٹایا اور کہا کہ یہ ایسی گستاخی کرتا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ اس کو قتل کردوں اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سختی نہیں کرنی بلکہ نرمی اور بردباری سے پیش آؤ۔

حضرت عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ جب ایک یہودی زید بن سعنہ اسلام لایا تو اس نے دل میں کہا کہ میں نے نبوت کی تمام علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں پہچان لی ہیں سوائے دو علامتوں کے جو ابھی تک خود آزما کر نہیں دیکھیں ایک یہ کہ اس نبی کا حلم ہر جاہل کی جہالت پر غالب آئے گا دوسرے جہالت کی شدت اسے حلم میں اور بڑھائے گی وہ کہتا ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی بن ابی طالب کے ساتھ باہر نکلے ایک بدو نے آکر بتایا کہ فلاں بستی کے لوگ مسلمان ہوگئے ہیں اور میں نے انہیں کہا کہ مسلمان ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ تمہیں وافر رزق دے گا مگر ان پر تو قحط کی مصیبت ٹوٹ پڑی ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ ترک اسلام نہ کردے اگر آپ پسند فرمائیں تو کوئی چیز ان کی امداد کے واسطے بھجوائیں زید نے کہا کہ میں نے موقعہ غنیمت جانتے ہوئے کہا کہ میں اتنے من غلّہ بطور قرض خرید کر دیتا ہوں آپ نے اس شخص کو فرمایا کہ جلدی جا کر ان لوگوں کی حاجت پوری کرو قرض کی میعاد پوری ہونے سے دو تین دن پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ایک جنازہ کے لئے نکلے۔ زید نے آپ کی چادر زور سے کھینچی یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھے سے گر گئی۔ زید نے غصے والا منہ بنا کر سختی سے پوچھا کہ اے محمد تم میرا قرض ادا کرو گے یا نہیں؟ خدا کی قسم! مجھے پتہ ہے کہ تم بنی مطلب کی اولاد بہت ٹال مٹول سے کام لیتے ہو۔ اس پر عمر بن خطاب غصّہ سے کانپ اٹھے اور زید کی طرف غصے بھری نظروں سے دیکھ کر کہا اے اللہ کے دشمن! کیا تو میرے سامنے خدا کے رسول کی اس طرح گستاخی کرنے کی جرأت کرتا ہے اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت وقار اور سکون سے یہ سب ملاحظہ فرماتے رہے اور پھر عمر سے مسکراتے ہوئے یوں مخاطب ہوئے اے عمر ہم دونوں کو تم سے اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت تھی۔ تمہیں چاہئے تھا کہ مجھے قرض عمدگی سے ادا کرنے کی تلقین کرتے اور اسے قرض مانگنے کا سلیقہ سکھاتے عمر اب آپ ہی جا کر اس کا قرض ادا کردو اور کچھ کھجور زائد بھی دے دینا جب عمر نے میرا قرضہ بے باق کر کے زاید کھجور بطور انعام دی تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ جو زبانی کلامی سختی میں نے تم سے کی تھی اس کے عوض یہ زائد کھجور ہیں تب زید کہتے ہیں کہ میں نے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ میں زید بن سعنہ یہود کا عالم ہوں۔ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بدسلوکی کی وجہ پوچھی تو زید کہتے ہیں کہ میں نے صاف صاف بتایا کہ دراصل میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تمام علامات پہچان لی تھیں ایک حلم کا امتحان باقی تھا سو اب وہ بھی آزما لیا ہے پس اے عمر اب میں اسلام قبول کرتا ہوں میرا نصف مال خدا کی خاطر وقف ہے پھر عمر زید کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زید نے اسلام قبول کرلیا۔

اس عظیم الشان اسوہ حسنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلم کا اور آپ کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھریلو معاملات میں بھی ہمیشہ نرمی اور محبت کا سلوک فرماتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں تو انہوں نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا کہ انک لعلٰی خلق عظیم یعنی تو عظیم اخلاق پر فائز ہے۔ آپ اپنی بیویوں اور بچوں اور غلاموں سے نہایت نرمی اور پیار بھرا سلوک فرماتے تھے کبھی کسی نے آپ کو غصّے میں آکر کوئی انتقامی کاروائی کرتے نہیں دیکھا جب آپ فتحیاب جرنیل ہوکر ایک نئی شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تو تمام دشمنان کو معاف فرمادیا آپ کے اس کریمانہ سلوک کو دیکھ کر آپ کے اور صحابہ کے بعض جانی دشمن جو مکّہ چھوڑ کر بھاگ گئے تھے وہ بھی واپس آگئے اور باوجود اسلام قبول نہ کرنے کے پھر بھی نہایت امن سے رہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور وہ نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب کسی کو بہت زیادہ غصہ آئے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے۔

حضور نے فرمایا بعض لوگوں کو بات بات پر غصہ آجاتا ہے ایسے لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نصائح بھی بیان فرمائیں جن کا تعلق رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے سے ہے آپ نے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صلہ رحمی کروں اور بنا کر رکھوں تو وہ مجھ سے قطع تعلقی کرتے ہیں اگر حسن سلوک کروں تو بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اگر میں ان کے حق میں نرمی سے کام لوں تو وہ میرے خلاف جہالت یا اشتعال انگیزی کا رویہ اختیار کرتے ہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا جیسا تو نے کہا ہے اگر تو ایسا ہی ہے تو تُو ان کے منہ میں مٹی ڈالتا ہے اور جب تک تو اس حالت میں ہے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ تیری مدد کرتا رہے گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں حضور علیہ السلام نے عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کی نصیحت فرمائی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلم سے متعلق بعض واقعات بھی بیان فرمائے اور فرمایا یہ نمونے ہماری اصلاح کے لئے ضروری ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس صفت سے رنگین ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

ضروری اعلان

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سال کے پیش نظر بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد/مشن ہاؤسز اور دوسری جماعتی عمارات پر رنگ روغن اور سفیدی کروانے کے لے مرکز سے بجٹ کی فراہمی کی درخواستیں موصول ہو رہی ہیں بمطابق فیصلہ جوبلی کمیٹی ایسی درخواستیں قابل قبول نہیں ہیں جماعتیں اپنے اخراجات پر جماعتی عمارات کو رنگ روغن اور سفیدی کروائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان وسیکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی بھارت)